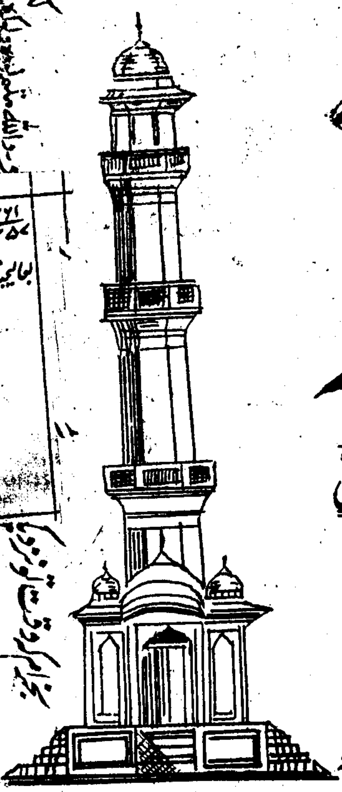
رجسٹرڈ ایل نمبر

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

اِنَّهٗ اٰوِى الْقَرْيَة



الحکم

چہ گویم بالو گر آئی جہاد ر قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر - شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر ۶ - (۴) غیر مذہب والون سے ۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے دو روپیہ بارہ آنہ

نمبر ۳۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء مطابق ۱۲ رمضان ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

حضرت مسیح موعود دہلی مین

(۱) اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت قیام دہلی مین علی العموم اچھی رہی - آخری ایام مین درد پا کی کسیقدر تکلیف ہوئی مگر حضرت بدستور مجلس مین آکر تبلیغ کرتے رہے - یکم نومبر کو آپ جناب خواجہ صاحب کے مزار پر جو قطب صاحب کرکے مشہور ہے اور دہلی سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر قصبہ مہرولی مین واقع ہے تشریف لے گئے - ایک جماعت آپ کے ہمراہ تھی دیر تک وہان دعا کرتے رہے اور ۴ بجے کے قریب واپس آئے -

جب وہان سے واپس ہوئے تو مقبرہ منصور صفدر جنگ وزیر ہمایون کے پاس الہام ہوا -

دست تو - دعائے تو - ترحم ز خدا

(۲) دہلی مین احباب کے اصرار سے تجویز ہوا کہ ایک لیکچر حضرت حکیم الامتہ کیطرف سے دیا جاوے چنانچہ ۳ نومبر کو دہلی کے مقامی دستور کے موافق اسکی اجازت وغیرہ کے لئے سعی کی گئی - جو معلوم ہوا کہ اتوار تک نہین ہوسکتا - اور فی الحقیقت ایسا ہی ہونا چاہئے تھا کیونکہ دہلی کے دروازے پہلے ہی سے بند ہو چکے تھے ...

اعلےٰ حضرت کی رؤیا قبل از روانگی دہلی ظاہر کرتی ہے -

(۳) دہلی سے ۴ - نومبر کی شام کو اعلےٰ حضرت قادیان کو واپس ہوئے - لودہیانہ کی جماعت نے بہ اصرار والحاح درخواست کی تھی کہ واپسی پر اعلےٰ حضرت لودہانہ قیام کرین چنانچہ حضور نے درخواست منظور کر لی - ۵ - نومبر کو ۱۱ بجے کے قریب لودہانہ گاڑی پہونچی سٹیشن پر بہت بڑا انبوہ اور ہجوم تھا چنانچہ وہان کا مقامی اخبار لکھتا ہے کہ ایک میلا لگا ہوا تھا اور فی الحقیقت ایسا ہی تھا - ہزارہا انسان جمع تھے - اور ضلع لودہانہ اور جالندہر کے اکثر مقامات سے خدام جمع ہو گئے تھے - مخالفین کیطرف سے سب و شتم سے بھرے ہوئے اشتہار شائع ہوئے -

جنکا مناسب جواب بذریعہ اشتہار ایڈیٹر الحکم کیطرف سے دیا گیا -

۶ - نومبر ۱۹۰۵ء کو اعلےٰ حضرت کی ایک عام تقریر کئی ہزار کے مجمع مین ہوئی جو برابر تین گھنٹہ تک ہوتی رہی - جسکا اثر بہت اچھا پڑا - پولیس کا انتظام نہایت ہی قابل تعریف اور قابل قدر تھا مین شہر لودہانہ کو منشی حاکم خان صاحب ایسے افیسر پولیس کے قیام پر مبارکباد دیتا ہون حقیقت مین وہ شہر بڑا ہی خوش قسمت ہے جہان ایسے افیسر ہون جو امن جو اور رعایا کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہون - خدا کرے ایسے آفیسر ہر جگہ ہون - منشی حاکم خان صاحب نے جس دیانتداری اور مستعدی سے اپنے فرض کو ادا کیا وہ نہایت ہی قابل قدر ہے باوجودیکہ جلسہ مین کئی ہزار آدمی موجود تھے اور پولیس کا کوئی بہت بڑا عملہ وہان موجود نہ تھا تاہم ایسا کامل انتظام تھا کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے نہین ہلا اور کسی قسم کی آواز یا حرکت جلسہ مین نہین ہوئی - غرض پوری خاموشی اور شوق کے ساتھ لیکچر سنا گیا - لودہانہ مین بیعت کا سلسلہ ریلوے سٹیشن تک جاری رہا - ۷ - نومبر کی صبح کو آپ وہان سے روانہ ہوئے - امرتسر کی جماعت نے دو مرتبہ اپنا سفیر قیام امرتسر کے متعلق بھیجا - اسلئے حضرت نے وہ درخواست منظور کی اور آپ ۷ - نومبر کو ۴ بجے کے قریب امرتسر پہونچے - سٹیشن پر لاہور کے بعض افراد اور امرتسر کی جماعت کا خاصہ اژدہام تھا - حضرت اقدس اور جماعت کو اس مکان مین جو جنگ مقدس (مباحثہ عیسائیان ۱۸۹۳ء) کے ایام مین حضرت اقدس کا قیام گاہ تھا ٹھیرایا گیا ہے - غالباً حضرت اقدس کی ایک عام تقریر ہوگی - امرتسر سے ۱۰ - نومبر کو اعلےٰ حضرت امید کیجاتی ہے قادیان کو روانہ ہونگے -

سردست یہہ اجمالی حالات اور کوائف درج کر دیئے جاتے ہین -

(ایڈیٹر الحکم از امرتسر ۸ - نومبر ۱۹۰۵ء)

روزانہ الحکم

روزانہ الحکم کے اجرا کا اعلان گذشتہ سے پیوستہ الحکم مین ہو چکا ہے - اس وقت تک جو درخواستین دفتر مین موصول ہوئی ہین - وہ امید دلاتی ہین - کہ انشاء اللہ العزیز روزانہ الحکم یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے جاری ہو جاویگا اگر حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان کے کلمات طیبات کے روزانہ کی پیاس رکھنے والے احباب توجہ کرین تو تعداد مقررہ پوری ...

تازہ خبر ... ۱۰ نومبر ... قریب ۱۱ بجے اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ سفر دہلی سے بخیر و عافیت تمام بمعہ خدام دارالامان مین رونق افروز ہوئے - الحمد للہ علیٰ ذالک

مرثیۂ وفات حسرت آیات حضرت مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ

از نتیجۂ طبع اندوہگین اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی المتخلص بہ اکبر

کیا ہوا کیوں لٹ گئی فصل بہار
آسمان بھی غم سے ہے کیوں اشکبار
کیوں خزان گلشن مین آئی یک بیک
پھول کیوں مرجہا گئے سب ایکبار
دوستون کی چشم کیوں پرنم ہے آج
سب دلوں مین ہے کیوں یہ انتشار
اے دل غمگین تجہے کیا ہوگیا [illegible]
کیوں نہیں آتا تجہے اکدم قرار
سیل اشک آنکھوں سے جاری آج ہے
لب پہ نالے آتے ہین بے اختیار
دل نہیں کہنے مین اپنا آج کل
اور جگر پہلو مین ہے سیماب وار
بیقراری بڑھ گئی ہے کس قدر
ضبط سے ہون مین نہایت شرمسار
اُٹھ گئے میرے مقتداؤ پیشوا
مولوی عبد الکریم باصفا

ڈھونڈنے انکو کہان پر جاؤن مین
کس طرح خدمت مین اب آجاؤن مین
[illegible]
دل مرا [illegible] ہے کیا سمجھاؤن مین
[illegible]
یا الٰہی آج ہی مرجاؤن مین
[illegible]
ایسا پتھر دل کہان سے لاؤن مین
رنج و حسرت سے ہے سینہ چاک چاک
دل کو اپنے کس طرح سمجھاؤن مین
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کس طرح دار الامان کو جاؤن مین
[illegible]
[illegible]

وہ محبت [illegible]
[illegible] تا روز جزا
اب [illegible] کون [illegible]
کون اب دے [illegible]

اب امام وقت کی خدمت مین کون
میری جانب سے کریگا التجا
خواب اپنی لکھہ کے بہیجونگا کسے
کون اب تعبیر لکہے گا بھلا
کون دے گا داد میری نظم کی
کس سے لون جاکر صلہ اشعار کا
آپ مین اوصاف تھے بے انتہا
یاد کس کس کو کرے اکبر بھلا
کل جماعت آج کل ہے سوگوار
رنج و غم ہر وقت کی ہے اب غذا
احمدی لوگون کو ہے رنج عظیم
چل بسے ہین مولوی عبد الکریم

ہوگئی چپ بلبل خوش داستان
یک بیک کیا ہوگیا اے باغبان
اے امام وقت ہے وقت مدد
ہے بہت بیتاب اکبر شاہ خان
قلب کو حاصل نہیں ہوتا سکون
ہے جگر ہر وقت پہلو مین تپان
کاٹنے کہاتا ہے نجیب آباد اب
مجہکو بلوا لیجیے سوئے قادیان
ہین بہت غمگین ہون اور زار و حزین
دل ہے [illegible] اور [illegible] زبان
[illegible] ہون ہر گھڑی
[illegible] امام الانس و جان
ایکدن کیجے دعا بہر خدا
[illegible] اے عجز بیان
ہوں بہت غمگین و خستہ خوردہ ہوں
رنج سے پژمردہ و افسردہ ہون
ہے دعا اب تجہہ سے رب العالمین
دیجیو مرحوم کو خلد برین
ردّ باطل مین لگا رہتا تہا وہ
کام ہر دم اوسکا تہا امداد دین
مین کہون کیا تجہہ کو خود معلوم ہے
[illegible]
[illegible] معاف
تہا نڑا شدہ نہایت پاک دین
وہ عمر کی طرح رہتا تہا دلیر
تہا لرزتا اوس سے شیطان لعین
اوس سے [illegible] سب
وہ کسی سے بھی دبا ہرگز نہیں
جبکہ خادم تھے بہت گرودن شکوہ
آج وہ مدفون ہے زیر زمین
چہوڑتا اکبر ہون قیل و قال مین
کہا لکھوں اب رنج و غم کا حال مین

از شیخ محمد یوسف عزیز ٹھیکہ دار کمسریٹ کیمپ انبالہ بازار توپخانہ

دیگئے غم اپنا ہم کو مولوی عبد الکریم
چلبسے ملک عدم مین آپ تو بے خوف و بیم
اشک جاری دوستون کی آنکھ سے تہے دمبدم
یہ وہ غم ہے جسکے صدمہ سے ہے سبکا دل دونیم
عابد و عبد خدا وہ خاص تہے مقبول حق
جبتلک دنیا مین تہے وہ تہے براہ مستقیم
دار فانی سے گئے وہ جانب دار البقا
بے تکلف ہوگئے وہ باغ جنت مین مقیم
اون مین تہی دینی لیاقت علم مین یکتا تہے وہ
با ہمہ اوصاف تہے موصوف وہ درّ یتیم
مولویصاحب وکہائین خواب مین گر ہم کو شکل
سبکے دل سے دور ہوجاوے الف درام میم
فضل رحمان کے جو دروازہ تہے وہ سب کہل گئے
جسم اطہر سے ہوئی جب عدم وان روح سلیم
شان شیدائے نبی دیکہو تم اے عاشقو
جب مرے وہ آسمان پر چہاگیا بادل جسیم
اٹہی آتی ہے ہمارے دل سے ساون کی گھٹا
چلتی ہے جسطرح ہر وقت سحر باد نسیم
جبکہ نعش مولویصاحب رکہی میدان مین
روتے تہے آٹھ آٹھ آنسو جتنے تہے اونکے ندیم
اوسگہڑی کا حال کیا ہو میرے خامہ سے رقم
چوم کر پیشانی اون کی بولے امت کے حکیم
[illegible] ہونا خدا کو حشر مین ملنا ضرور
[illegible] دل جانا [illegible] عبد الکریم
[illegible] چار دکہا [illegible] چل بسے
ہر جدائی مین تمہاری ہوگئے ہم [illegible]
مومنون نے جب پڑہی اون کے جنازہ کی نماز
پہوٹ کر روتے تہے غم سے سب احباب صمیم
آسمان روتا تہا اور نالان فرشتے بھی ہوئے
خوش تہا رضوان خورم و شادان تہین حوران نعیم
[illegible] ہے جنت کو کرو آراستہ
کون ہے وہ نیک بیٹہے سواری عبد الکریم
[illegible] مغفرت [illegible]
جوش مین آتا ہے [illegible]
[illegible] یوسف [illegible]
روتے ہین [illegible]
والدہ کو مولوی صاحب کی یارب صبر دے
اوس ضعیفہ سے نہ اوٹھیگا یہ اندوہ عظیم

[illegible]
[illegible] یاد آپ کو کوئی [illegible]

صبر کر ہمکو عطا اور عاقبت محمود کر
یہہ دعا درگاہ مین تیری ہے اے رب رحیم
مولویصاحب کے حق مین یہ دعا کرتا ہے عزیز
اونکو بخشے اپنی رحمت سے خداوند کریم

انسپکٹران ڈاکخانجات

پنجاب کے بعد اب سارٹرون کیطرف سے ایک میموریل پوسٹماسٹر جنرل پنجاب کیخدمت مین پیش ہوا ہے جس مین صاف طور پر جتا دیا گیا ہے کہ عملہ کی کمی اور کام کی زیادتی سے پبلک کا سخت نقصان ہورہا ہے - اور ڈاک کا انتظام بہت کچہہ بگڑ رہا ہے اسکا جلد تدارک فرمایا جاوے - اس عرضداشت کی معقولیت مین یقیناً اعلٰے حکام محکمہ کو بہی کچہہ شبہہ نہین ہوگا جنکے پاس اب معمول سے بدرجہا زیادہ شکایتیں پہنچ رہی ہین اور بطور سابق زیادہ حصہ اب فضول نہین ثابت ہوتا اس مین شک نہین کہ انگریزی عملداری کے تمام محکمون مین سے اب بہی صرف یہی ایک محکمہ ہے جس کی پبلک از حد ممنون ہے اور وہ اوس کے حق مین سرتا پا رحمت ہے - کسی قسم کا گزند نہین رکہتا لیکن کچہہ عرصہ سے پیمانہ رحمت دن بدن گہٹتا جارہا ہے شکایات بڑہ رہی ہے خاصکر کارخانہ دار تو بعض اوقات سخت زچ آجاتے ہین عملہ کی قلت کے علاوہ خرابی کی بڑی وجہ یہ بہی ہے کہ نگرانی بہی کماحقہٗ نہین ہوتی اور اگر شکایت ہو تو اسے بسا اوقات یون ہی ٹالنے کی کوشش کیجاتی ہے -

مولوی نور الدین صاحب تاجر کتب مصریہ کانپور کی شکایت کے جواب مین منشی ابو الکلام آزاد تحریر کرتے ہین وی پی انہون نے واپس نہین کیا تہا - ڈاکخانہ والون نے بیری عدم موجودگی اور مسافرت کیوجہ سے واپس کردیا تہا اور اسیوجہ سے وخر دوطن لاہور کا بہی ایک وی پی واپس چلا گیا تہا لیکن یہ جواب کافی نہین آزاد صاحب بآڈاکخانہ سے بازپرس کرتے اور کارخانون کو محصول ادا کردیتے کیونکہ جو تیہ انہون [illegible] پارسل [illegible] پتہ پر بہیجے گئے تہے ان کا کیا قصور تہا کہ ان کی کتابین الگ خراب ہوئین اور محصول کی زیر باری جدا - ڈاکخانہ کے بعض عمال بہی [illegible] اب بہت کچہہ لاپروائی سے کام کررہے ہین لیکن [illegible] کا [illegible] کو کچہہ کم نقصان نہین پہونچا [illegible] ڈاکخانہ کی غفلت کا یہ عالم ہے کہ کلکتہ مین ایک وی پی کاروپیہ ۲۷ جولائی کو وصول ہوا مگر وہ ابتک یانیڈ کو نہین ملا حالانکہ وہ کئی بار یاددہانیان کرچکا ہے بیرنگ خطوط و پیکٹون کا تو خدا ہی حافظ ہے رجسٹرڈ پارسل تک بہی اس زمانہ مین چندان محفوظ نہین رہگئے ڈلیوری کی یہ حالت ہے کہ خود ڈپٹی پوسٹماسٹر لاہور کے نام

[illegible]

کلمات طیبات حضرت امام الزمان مسیح الرحمان

۲۶ ستمبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اسیطرح پر اگر یہ لوگ امتی کے مفہوم پر نظر ڈالیں اور غور کریں تو غلطی نہ کھائیں۔ کیونکہ امتی کے معنے یہی ہیں کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان و برکات سے مستفیض ہو اور ترقی کرے لیکن جس کے لئے یہ کہتے ہیں وہ تو پہلے ہی پیغمبر ہے اسکو کون سا موقع ملا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استفاضہ کرے۔

پھر نبی کے لفظ پر بھی بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ دعوئے نبوت ہے میں کہتا ہوں یہ تو نری لفظی نزاع ہے نبی تو خبر دینے والے کو کہتے ہیں اب جس شخص کے ساتھ اللہ تعالے کے مخاطبات اور مکالمات ہوتے ہوں اس کا کیا نام رکھا جاویگا۔ اور یہہ نبوت تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی طفیل اور اتباع کا نتیجہ ہے میں اسکو کفر اور لعنت سمجھتا ہوں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استفاضہ کئے بغیر کوئی شخص نبوت کے چشمہ سے حصہ لیتا ہے اور مستقل نبوت کا مدعی ہے یہہ نرے دہوکے ہیں جو ان لوگوں کو لگے ہوئے ہیں اور بعض باوجودیکہ اس امر کو بخوبی سمجھتے ہیں لیکن جہلا اور عوام کو بہڑکانے کے لئے ایسی باتیں کرتے ہیں۔ تاکہ وہ میری کتابوں سے بیزار ہو جائیں اور انہیں پڑہ کر فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

کاش یہ لوگ سمجھتے کہ انہوں نے حضرت مسیح کے لئے جو خصوصیتیں تجویز کی ہیں ان کا نتیجہ کیا ہے؟ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ مس شیطان سے وہی پاک ہے اور روح القدس کے سایہ سے پیدا ہوا ہے اس میں اس کا کوئی شریک نہیں جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر وہی گئے ہیں اور کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں پھر وہی آسمان سے اتریگا اور قیامت کے قریب آخری قاضی وہی ہوں گے اور پھر یہہ بھی خصوصیت کہ دو ہزار برس ہونے کو آئے وہ اب تک آسمان پر بغیر کہانے پینے اور دیگر حوائج انسانی کے محتاج نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو بہوک سے پتھر پیٹ پر باندہ لیتے مگر انکو اس کی بھی ضرورت نہیں۔ کوئی اثر زمانہ کا اس پر نہیں ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بیماری کا اثر ہو مسیح پر بالکل نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر شیب اور پیرانہ سالی کے آثار ظاہر ہوں مگر مسیح ان سے بھی محفوظ۔ اب سوچو اور بتاؤ کہ اسکا کیا نتیجہ نکلے گا؟ یقیناً یہی نتیجہ ہوگا کہ انہیں ساری دنیا سے الگ اور نرالا مانا جاوے یا دوسرے الفاظ میں انکو خدا ہی کہا جاوے اس لئے کہ ایسی خصوصیتیں یقیناً انہیں خدا بناتی ہیں اور عیسائی اسکو پیش کرتے ہیں۔

غرض

اللہ تعالے نے حضرت مسیح کو یہودیوں کے ہاتھ سے نجات دیکر ان کے الزاموں سے انکو بری کیا تہا تاکہ انکو زک دے اور پھر اس سلسلہ محمدیہ کو قایم کر کے بتا دیا تہا کہ خدا تعالیٰ کا فضل جسطرف وہ چاہتا ہے آتا ہے خواہ اسرائیلیوں میں ہو خواہ اسماعیلیوں میں اب تو یہودیوں کے ہاتھ میں نرا حسد ہے لیکن اگر وہ دیکھیں کہ ان کے کمالات کا سلسلہ بند نہیں ہوا تو پھر نری رسالت سے کیا حسد اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود معاذ اللہ برابر ہو جائیگا۔ کیونکہ آپ کے کمالات فیوض اور برکات کا سلسلہ بجائے آگے چلنے کے انہیں پر ختم ہو گیا مجھے سخت تعجب آتا ہے کہ یہ لوگ میری مخالفت میں کچھ ایسے اندہے ہو رہے ہیں کہ وہ اس کے انجام اور نتائج سے بالکل بے خبر اور بے پروا ہو رہے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے؟ کہ اگر آپکا سلسلہ آپ سے ہی شروع ہو کر آپ ہی پر ختم ہو گیا تو آپ ابتر ٹہیریں گے (معاذ اللہ) حالانکہ اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنے تجہے تو ہم نے کثرت کے ساتھ روحانی اولاد عطا کی ہے جو تجہے بے اولاد کہتا ہے وہی ابتر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جسمانی فرزند تو کوئی تہا نہیں اگر روحانی طور پر بھی آپ کی اولاد کوئی نہیں تو ایسا شخص خود بتاؤ کیا کہلاوے گا؟ میں تو اسکو سب سے بڑہ کر بے ایمانی اور کفر سمجھتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اس قسم کا خیال بھی کیا جاوے۔ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کسی دوسرے نبی کو نہیں کہا گیا یہہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا خاصہ ہے آپ کو اسقدر روحانی اولاد عطا کی گئی جسکا شمار بھی نہیں ہو سکتا۔ اسلئے کہ قیامت تک یہ سلسلہ بدستور جاری ہے روحانی اولاد ہی کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں کیونکہ آپ کے انوار و برکات کا سلسلہ برابر جاری ہے اور جیسے اولاد میں والدین کے نقوش ہوتے ہیں اسیطرح روحانی اولاد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور فیوض کے آثار اور نشانات موجود ہیں علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل صوفیوں نے اس حدیث کو صحیح مانا ہے اور فی الحقیقت یہ صحیح ہے اور یہودیوں پر اسی سے مار پڑتی ہے کیونکہ خدا تعالے نے اس امت کو ایسا شرف عطا فرمایا کہ علماء امت کو انبیاء بنی اسرائیل کی مثیل ٹہیرایا۔ علماء کے لفظ سے دہوکا نہیں کہانا چاہیے عالم وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالے سے ڈرتا ہے۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

یعنے بیشک جو لوگ اللہ تعالے سے ڈرتے ہیں اسکے بندوں میں سے وہی عالم ہیں۔ انمیں عبودیت تامہ اور خشیت اللہ اس حد تک پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود اللہ تعالے سے ایک علم اور معرفت سیکہتے ہیں۔ اور اسی سے فیض پاتے ہیں اور یہ مقام اور درجہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آپ سے پوری محبت سے ملتا ہے یہانتک کہ انسان بالکل آپ کے رنگ میں رنگین ہو جاوے۔ اسی لئے اللہ تعالے نے فرمایا ہے

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ۔

یعنے اگر تم اللہ تعالے سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اس اتباع کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالے تم سے محبت کریگا۔ اور تمہارے گناہوں کو بخشدے گا۔

پس اب اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ جب تک انسان کامل متبع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہوتا وہ اللہ تعالے سے فیوض و برکات پا نہیں سکتا اور وہ معرفت اور بصیرت جو اسکی گناہ آلود زندگی اور نفسانی جذبات کی آگ کو ٹہنڈا کر دے عطا نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ ہیں جو علماء امتی کے مفہوم کے اندر داخل ہیں۔

غرض

ایک طرف تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا کہ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ اور دوسری طرف اس امت کو كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ کہا۔ تاکہ یہودیوں پر زد ہو۔ مگر میرے مخالف عجیب بات کہتے ہیں کہ یہ امت باوجود خیر الامۃ ہونے کے پھر شر الامۃ ہے۔ بنی اسرائیل میں تو عورتوں تک کو شرف مکالمہ الٰہیہ دیا گیا مگر اس امت کے مرد بھی خواہ کیسے ہی متقی ہوں اور خدا تعالے کی رضا جوئی میں مریں اور مجاہدہ کریں مگر ان کو حصہ نہیں دیا جائیگا اور یہی جواب ان کے لئے خدا کی طرف سے ہے کہ بس تمہارے لئے مہر لگ چکی ہے!!!

اس سے بڑہکر اللہ تعالے کے حضور گستاخی اور اسپر سوءظن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی ہتک کیا ہوگی؟ دوسری قوموں کو ملزم کرنے کے لئے یہی تو زبردست اور بے مثل ہتہیار ہمارے ہاتہ میں ہے اور اسی کو تم ہاتہ سے دیتے ہو۔

پھر ایک اور بات قابل غور ہے اللہ تعالے نے دو سلسلے قایم کئے تہے پہلا سلسلہ سلسلہ موسوی تہا۔ دوسرا سلسلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ یعنے محمدی سلسلہ۔ اور اس دوسرے سلسلہ کو مثیل ٹہیرایا کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مثیل موسیٰ کہا گیا تہا۔ توریت کی کتاب استثنا میں یہی لکہا گیا تہا کہ تیرے بہائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی اوٹہاؤں گا۔ اور قرآن شریف میں یہہ فرمایا اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ یعنے بیشک ہمنے تمہاری طرف ایک رسول بہیجا جو تم پر شاہد ہے اسی طرح یہہ رسول بہیجا گیا ہے جس طرح فرعون کی طرف ایک رسول بہیجا گیا تہا (یعنے موسیٰ کی طرح)۔

اب غور کرو کہ اس میں كَمَا کا لفظ صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ اس سلسلہ میں بھی کمالات و برکات کی کمی نہوگی پھر سورۂ نور میں آیت استخلاف میں بھی یہی كَمَا کا لفظ آیا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ اسی امت کے ان مومنین اور اعمال صالحہ بجالانے والوں سے خلافت کا وعدہ کیا گیا اسی طرح پر جس طرح بنی اسرائیل میں خلفاء کئے گئے تہے۔ یہاں بھی وہی كَمَا کا لفظ موجود ہے ایک طرف تو اس سلسلہ کو سلسلہ موسوی کا مثیل ٹہیرایا دوسری جگہ سلسلہ موسوی کی طرح خلفاء بنانے کا وعدہ کیا۔ پہر کیا دونوں سلسلوں کا طبعی توافق ظاہر نہیں کرتا کہ اس امت میں خلفاء اسی رنگ کے قائم ہوں؟ ضرور کرتا ہے۔

اور اس میں تو کوئی کلام ہی نہیں کہ سلسلہ موسوی میں آخری ہوا ان خلیفہ مسیح تہا۔ پہر کیا وجہ ہے کہ سلسلہ محمدیہ میں آخری ہوا ان خلیفہ مسیح نہ کہلائے؟ اس لئے ضرور تہا کہ آنے والے کا نام مسیح رکہا جاتا۔ یہی سر ہے جو خدا تعالے نے اس

اس نے بھی ایک مسیح کا وعدہ کیا۔

بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام تو مثیل موسیٰ رکھا ہے مگر آخر میں آنیوالے خلیفہ کا نام عیسےٰ رکھا ہے مثیل عیسےٰ نہیں رکھا اسلئے وہ آپ ہی آجائیگا۔ اس قسم کے اعتراض بظاہر دھوکہ دہ ہیں اور ممکن ہے کہ وہ آدمی جو اصل حالات سے واقف نہیں اس کو سُن کر گھبرا جاوے مگر حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام تو مثیل موسیٰ ہی ہونا چاہیے تھا اسلئے کہ توریت کی کتاب استثنا میں مثیل موسیٰ ہی کہا گیا تھا پس اگر آپ موسیٰ ہونے کا دعوےٰ کرتے تو کتاب والے کہتے کہ ہمیں تو مثیل موسیٰ کا وعدہ دیا گیا ہے نہ کہ موسیٰ کا۔ اسلئے انکو توجہ دلانے کے واسطے وہی لفظ رکھا جو وہاں موجود تھا مگر یہاں اسکے خلاف بات تھی۔ پہلی کتابوں میں اور انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسےٰ آئیگا مگر جب یہ ثابت ہو چکا کہ وہ وفات پا چکے ہیں اور آ چکے ہیں تو کوئی خیال بھی نہیں کریگا کہ وہ زندہ ہو کر آجائینگے۔

رہا وفات کا مسئلہ وہ ایسا صاف ہے کہ اس پر زیادہ کہنے کی حاجت ہی نہیں خدا تعالےٰ نے اپنے قول سے **یاعیسیٰ انی متوفیک** اور حضرت مسیح نے اپنے اقرار سے **فلما توفیتنی** اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رویت سے جبکہ معراج کی رات حضرت عیسےٰ کو حضرت یحیٰ علیہما السلام کے ساتھ اکٹھا دیکھا ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ وفات پا چکے ہیں ورنہ اگر وہ زندہ ہیں تو مردہ کے پاس رہنے کا کیا تعلق؟ اور اس کے علاوہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر پہلا اجماع یہی کیا کہ مسیح فوت ہو گیا۔ جیسا کہ بارہا بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی وفات پر تلوار نکال لی اور کہا کہ اگر کوئی آپ کو مُردہ کہے گا تو اُس کا سر اُڑا دوں گا اسپر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا۔ **ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل**۔

یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایک رسول ہیں اور آپ سے پیشتر سب رسول وفات پا چکے ہیں۔ اب بتاؤ اس میں مسیح یا کسی اور کی کیا خصوصیت ہے؟ کیا حضرت ابوبکر نے کسی کو باہر رکھ لیا تھا۔ اور صحابہ کب گوارا کر سکتے تھے کہ وہ کسی اور کو تو زندہ تسلیم کریں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ تجویز کریں کہ آپ نے وفات پائی ہے

غرض

صحابہ کا اجماع بھی موت پر مُہر کرتا ہے اور پھر عقل سلیم تو دور سے اسکو دھکے دیتی ہے۔ عام طور پر ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں اگر عقل کے سامنے یہ پیش کریں کہ کانوں سے دیکھتے ہیں تو وہ کب اسکو مان لے گی؟ اسی طرح جب آدم سے لیکر اب تک آسمان پر زندہ اسی جسم کے ساتھ جانے کی کوئی نظیر نہیں ملتی تو ہم کیونکر مان لیں کہ مسیح زندہ اور اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلا گیا۔ نظیر اگر کوئی ملتی ہے تو وہ **ایلیا** کی آمد کی نظیر ہے جسکا وعدہ ملاکی نبی کی کتاب میں کیا گیا تھا اور اسکے آنیکا فیصلہ خود حضرت مسیح نے کیا کہ آنے والا ایلیا یہی **یوحنا** ہے۔ چاہو تو قبول کرو۔ اب اس نظیر سے معلوم ہوتا ہے کہ دوبارہ **آمد** کے یہی معنی ہوتے ہیں اور ایسے کلمات بطور استعارہ کے استعمال کئے جاتے ہیں اسکے بعد بھی اگر فیصلہ موت میں شک ہو تو پہلے ان دلائل کو توڑو۔ اور پھر آنے والے کا جو فیصلہ حضرت عیسےٰ کی اپنی عدالت سے ہوا اسکے خلاف کوئی فیصلہ پیش کرو۔ انہوں نے تو ثابت کیا کہ آنے والا بروزی رنگ میں آیا کرتا ہے تم کہتے ہو کہ وہ حقیقی مُردے زندہ کر دیا کرتے تھے پس اگر یہ سچ ہے تو کیوں انہوں نے ایلیا کو زندہ نہ کر لیا۔ تاکہ ان کی نبوت مشتبہ نہ ہوتی اور یہودیوں کی قوم تباہ نہ ہوتی۔ انہوں نے ملاکی نبی کی پیشگوئی ہی کا تو سوال کیا تھا۔ ان کے راہ میں روک اور ٹھوکر یہی امر ہوا نہ کوئی اور اس تاویل پر جو حضرت مسیح نے کی تھی وہ راضی نہ ہوئے اور انکار کر کے لعنتی ٹھیرے۔

بعض اوقات جب اس دلیل کا نقض ہمارے مخالف نہیں کر سکتے تو پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ کتابیں محرّف مبدّل ہیں میں کہتا ہوں کہ محرّف مبدّل ہی سہی لیکن تواتر قومی کو کیا کرو گے۔ یہودی اب تک موجود ہیں۔ ان سے پوچھ لو کہ کیا وہ اس امر کے منتظر نہیں ہیں کہ مسیح سے پہلے ایلیا ضرور آئے گا۔ اور عیسائی بھی اس کے قایل۔ اگر وہ قایل نہ ہوتے تو ایلیا کا بروز یوحنا کو کیوں تسلیم کرتے؟

پس یہودی اور عیسائی باوجودیکہ وہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں مگر اس امر پر بالکل متفق ہیں۔ ایسی صورت میں یہ امر بالکل صاف ہو جاتا ہے کہ یہ امور ہمارے زبردست موید ہیں جیسے یحیٰ کا نام الیاس رکھا اسی طرح اللہ تعالےٰ نے میرا نام عیسیٰ رکھا۔

لیکن اگر کوئی کہے کہ اس نام میں حکمت کیا تھی؟ اس کے جواب میں یاد رہے کہ یہود اسی شرارت کی وجہ سے منحرف ہوئے تھے کہ ایلیا نہیں آیا۔ چنانچہ ایک فاضل یہودی کی کتاب میرے پاس موجود ہے جسنے اس امر پر بڑا زور دیا ہے۔ بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ اگر قیامت کو ہم سے سوال ہوگا تو ہم ملاکی نبی کا صحیفہ پیش کریں گے کہ اس میں کہاں لکھا ہے کہ مثیل آئیگا؟ ۔ پس یہودیوں کے لعنتی اور منحرف ہونے کے لئے یہ ابتلا نہیں آگیا۔ اس اُمت کے لئے سلسلہ موسوی کی مماثلت کے لحاظ سے ضروری تھا کہ ایک مسیح آئے اور علاوہ بریں چونکہ اس امت کے لئے یہ کہا گیا تھا کہ آخری زمانہ میں وہ یہود کے رنگ ہو جائے گی۔ چنانچہ بالاتفاق **غیر المغضوب** میں مغضوب سے مراد یہود لی گئی ہے۔

پھر یہ یہودی تو اسیوقت ہوتے جب انکے سامنے بھی ایک عیسےٰ پیش ہوتا اور اسیطرح پر یہ بھی انکار کر دیتے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ **آنے والا عیسیٰ آگیا اور انہوں نے انکار کر دیا**۔ اس میں میرا کیا قصور ہے یہ تو زیادہ ملزم ہیں اس لئے کہ ان کے سامنے ایلیا والی نظیر موجود تھی مگر افسوس یہ ہے کہ انہوں نے غور ہی نہیں کیا اور نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ انپر رحم کرے۔ آمین۔

۲۷ ستمبر ۱۹۰۵ء

فرمایا۔

اللہ تعالےٰ بہت رحیم و کریم ہے وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اسپر رحم کرتا ہے۔ اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور رسولوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہل دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اسکے لئے روحانی موت ہے میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اسلئے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اسلئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار۔ عاجزی فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے انمیں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہے اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ (**اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم**) یہ ہے نمونہ اعلےٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ اسلئے اگر کسی کے انکسار و فروتنی اور تحمل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمتگار سے ذرا کوئی کام بگڑا مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کر دیں یا تازیانہ لیکر مارنا شروع کر دیا۔ اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا بس بیچارے خدمتگاروں پر آفت آئی۔

دوسرے غربا کے ساتھ معاملہ تب پڑتا ہے کہ وہ فاقہ مست ہوتے ہیں اور خشک روٹی پر گذارہ کر لیتے ہیں۔ مگر یہ باوجود علم ہونے کے بھی ان کی پروا نہیں کرتے وہ انکو امتحان میں ڈالتے ہیں جب بصورت سائل آتے ہیں۔ خدا تعالےٰ تو ذرہ ذرہ کا خالق ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا یہ غریبوں کے ساتھ ہی معاملہ کر کے سمجھا جاتا ہے کہ کسی قدر نا خدا ترسی یا خدا ترسی سے حصہ لیتا ہے یا لیگا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالےٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور میں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں بہت بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا میں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے کہ یا اللہ تو تو ان باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا تب وہ فرمائیگا کہ میرے فلان فلان بندے ایسے تھے تم نے انکی خبر گیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا۔ پھر ایک اور گروہ پیش ہوگا ان سے کہیگا کہ تم نے میرے ساتھ بُرا معاملہ کیا میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ دیا۔ پیاسا تھا پانی نہ دیا۔ ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ میں بیمار تھا میری عیادت نہ کی تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تعالیٰ تو تو ایسی باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے ایسا کیا اسپر فرمائیگا کہ میرا فلان فلان بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا وہ گویا

میرے ہی ساتھ کرتا تھا۔

غرض

نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی **عبادت** ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے انپر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غربا کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اُسکی شکر گذاری یہی ہے کہ اُس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں اور اس خدا داد فضل پر تکبر نکریں اور وحشیوں کی طرح غربا کو کچل نہ ڈالیں۔

خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کھانا ہے اسکے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبر نہ کرے لیکن اگر وہ اسکی شیخی اور گھمنڈ میں آتا ہے تو نتیجہ ہلاکت ہے + ایک پیاسا ہو اور پاس کنواں بھی ہو۔ لیکن کمزور ہو اور غریب ہو اور پاس ایک متمول انسان ہو تو وہ محض اس خیال سے کہ اسکو پانی پلانے سے میری عزت جاتی رہے گی۔ اس نیکی سے محروم رہ جائیگا۔ اس نخوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ نیکی سے محروم رہا اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آیا + پھر اس سے کیا فائدہ پہونچا۔ یہہ زہر ہوا یا کیا؟ وہ نادان ہے سمجھتا نہیں کہ اس نے زہر کھائی ہے۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد معلوم ہو جائیگا کہ اس نے اپنا اثر کر لیا ہے اور وہ ہلاک کر دیگی۔

یہہ بالکل سچی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے اسلئے انہیں امیروں کی امیری اور تمول پر رشک نہیں کرنا چاہئے اسلئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہیں۔ ایک غریب آدمی بے جا ظلم تکبر۔ خود پسندی۔ دوسروں کو ایذا پہونچانے۔ اتلاف حقوق وغیرہ بہت سی برائیوں سے مفت میں بچ جائیگا۔ کیونکہ وہ جھوٹی شیخی اور خود پسندی جو ان باتوں پر اسے مجبور کرتی ہے اس میں نہیں ہے + یہی وجہ ہے کہ جب کوئی مامور اور مرسل آتا ہے تو سب سے پہلے اسکی جماعت میں غرباء داخل ہوتے ہیں اسلئے کہ انمیں تکبر نہیں ہوتا۔ دولتمندوں کو یہی خیال اور فکر رہتا ہے کہ اگر ہم اسکے خادم ہو گئے تو لوگ کہیں گے کہ اتنا بڑا آدمی ہو کر فلاں شخص کا مرید ہو گیا ہے اور اگر ہو بھی جاوے تب بھی وہ بہت سی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے الا ماشاء اللہ۔ کیونکہ غریب تو اپنے مرشد اور آقا کی کسی خدمت سے عار نہیں کریگا۔ مگر یہ عار کریگا۔

ہاں اگر خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے اور دولتمند آدمی اپنے مال و دولت پر ناز نکرے اور اسکو بندگان خدا کی خدمت میں صرف کرنے اور ان کی ہمدردی میں لگانے کے لئے موقع پائے۔ اور اپنا فرض سمجھے تو پھر وہ ایک خیر کثیر کا وارث ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ سب مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اسکا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہہ ابتلا سامنے رہتا ہے۔ پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہئے۔

میرا تو یہ مذہب ہے کہ **دشمن** کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہانتک ہو سکے اسکی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے۔ پھر وہ اس فکر میں پڑکر جائز اور ناجائز امور کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اسکو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اسپر لگاتے افترا کرتے اور اسکی غیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے برخلاف اکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کسقدر برائیوں اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دینگی تو کہانتک نوبت پہونچے گی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا **ذاتی دشمن** نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کردو۔ اگر خدا تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کرسکتا ہے لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں اسکی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے پھر خدا سے بڑھکر تمہارا **دشمن** کون ہوگا۔ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب **خدا دشمن** ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اسلئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا **طریق** ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ **ذاتی اعدا کوئی نہ ہوں**۔ خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ ہاں اللہ اور اسکے رسول کی عزت کے لئے الگ امر ہے۔ یعنے جو شخص خدا اور اسکے رسول کی عزت نہیں کرتا بلکہ انکا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔ لیکن اس دشمنی سمجھنے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تم اسپر افترا کرو اور بلا وجہ اسکو دکھ دینے کے منصوبے کرو۔ نہیں بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ۔ اور خدا تعالیٰ کے سپرد کرو۔ ممکن ہو تو اسکی اصلاح کے لئے دعا کرو۔ اپنی طرف سے کوئی نئی بھاجی اسکے ساتھ شروع نکرو۔ یہ امور ہیں جو تزکیہ نفس سے متعلق ہیں۔ کہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک دشمن سے لڑتے تھے اور محض خدا کے لئے لڑتے تھے۔ آخر حضرت علی رض نے اسکو اپنے نیچے گرا لیا اور اس کے سینہ پر چڑھ بیٹھے۔ اسنے جھٹ حضرت علی کے منہ پر تھوک دیا۔ آپ فوراً اُسکی چھاتی پر سے اتر آئے اور اسے چھوڑ دیا۔ اسلئے کہ اب تک تو میں محض خدا کے لئے تیرے ساتھ لڑتا تھا لیکن اب جبکہ تو نے میرے منہ پر تھوک دیا ہے تو میرے اپنے نفس کا بھی کچھہ حصہ اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ پس میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے لئے تمہیں قتل کروں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے نفس کے دشمن کو دشمن نہیں سمجھا۔ ایسی فطرت اور عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ اگر نفسانی لالچ اور اغراض کے لئے کسی کو دکھہ دیتے اور عداوت کے سلسلوں کو وسیع کرتے ہیں تو اس سے بڑھ کر خدا کو ناراض کرنے والی کیا بات ہوگی۔

ایک شخص نے ایک جائداد کے متعلق جو فروخت ہونے والی ہے۔ کہا کہ آپ اسکو خرید لیں ایسا نہ ہو کہ فلاں سکھہ یا کوئی اور خرید لے۔ فرمایا۔ ہمیں ان باتوں سے کیا غرض ہم جائدادیں اور زمینیں خریدنے کے واسطے نہیں آئے۔ ہمکو کیا سکھہ خرید لے یا کوئی اور خرید لے۔ ہمیشہ اس شعر کو یاد رکھا جاوے ؎

خواجہ دربند نقش ایوان است
خانہ از پائے بست ویران است

ہم سے **دو شغل** نہیں ہو سکتے۔ یہی خدمت جو خدا نے ہمارے سپرد کی ہے پورے طور پر ادا ہو جاوے تو کافی ہے اسکے سوا ہمیں اور کسی کام کے لئے نہ فرصت ہے نہ ضرورت۔

ایک شخص نے کہا کہ تجارت کے متعلق خواہ نخواہ سود دینا پڑتا ہے فرمایا ہم جائز نہیں رکھتے مومن ایسی مشکلات میں پڑتا ہی نہیں اللہ تعالیٰ خود اسکا تکفل کرتا ہے۔ عذرات سے شریعت باطل ہو جاتی ہے کون امر ہے جسکے لئے کوئی عذر آدمی نہیں تراش سکتا۔ ہے خدا سے **ڈرنا چاہئے**۔

کسی نے پوچھا کہ بعض آدمی غلہ کی تجارت کرتے ہیں اور خرید کر اسے رکھہ چھوڑتے ہیں جب مہنگا ہو جاوے تو اسے بیچتے ہیں کیا ایسی **تجارت** جائز ہے؟ فرمایا اسکو مکروہ سمجھا گیا ہے میں اسکو پسند نہیں کرتا + میرے نزدیک شریعت اور ہے اور طریقت اور ہے **ایک آن کی بدنیتی بھی جائز نہیں** اور یہہ ایک قسم کی بدنیتی ہے۔ ہماری غرض یہ ہے کہ بدنیتی دور ہو۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بابت لکھا ہے کہ آپ ایک مرتبہ بہت ہی تھوڑی سی نجاست جو ان کے کپڑے پر تھی دھو رہے تھے کسی نے کہا کہ آپنے اسقدر کے لئے تو فتویٰ نہیں دیا۔ اسپر آپنے کیا لطیف جواب دیا کہ

آن فتویٰ است واین تقویٰ

پس انسان کو دقایق تقوےٰ کی رعایت رکھنی چاہئے سلامتی اسی میں ہے اگر چھوٹی چھوٹی باتوں کی پروا نہ کرے تو پھر ایک دن وہی چھوٹی چھوٹی باتیں کبائر کا مرتکب بنا دیں گی۔ اور طبیعت میں کسل اور لاپروائی پیدا ہو کر ہلاک ہو جائیگا۔ تم اپنے زیر نظر تقوےٰ کے اعلےٰ مدارج کو حاصل کرنا رکھو اور اس کے لئے دقایق تقوےٰ کی رعایت ضروری ہے۔

اسیطرح کہتے ہیں ذوالنون مصری سے کسی نے پوچھا کہ چالیس مُہر کی کیا زکوٰۃ دینی چاہئے۔ تو ذوالنون نے کہا کہ چالیس مُہر کی زکوٰۃ چالیس مُہر۔ سائل اس جواب پر حیران ہوا اور پوچھا کہ یہ کیوں۔ اسپر ذوالنون نے کہا کہ چالیس اس نے رکھی ہی کیوں۔ گویا کیوں خدا کی راہ میں خرچ نکردیں۔ جمع ہی کیوں کیا؟ شریعت سے ایسا ہی پایا جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ کوئی محدث وعظ کرتا تھا۔ ایک صوفی کو بھی سُنا اور اُسکو کہا کہ محدث صاحب زکوٰۃ بھی دیا کرو۔ اسنے کہا میرے پاس تو مال ہی نہیں زکوٰۃ کس چیز کی دوں۔ صوفی بولا چالیس حدیثیں لوگوں کو سُنایا کرو تو ایک پر آپ بھی عمل کر لیا کرو۔

فرمایا۔ اسلام میں انسان کے تین **طبقے** رکھے ہیں۔ **ظالم لنفسہ۔ مقتصد۔ سابق بالخیرات**۔

ظالم لنفسہ تو وہ ہوتے ہیں جو نفس امارہ کے پنجے میں گرفتار ہوں اور ابتدائی درجے پر پڑے ہیں۔ جہانتک ان سے ممکن ہوتا ہے وہ سعی کرتے ہیں کہ اس حالت سے نجات پائیں۔

مقتصد وہ ہوتے ہیں جنکو میانہ رو کہتے ہیں

ایک درجہ تک وہ نفس امارہ سے نجات پاجاتے ہین لیکن پھر بھی کبھی کبھی اسکا حملہ انپر ہوتا ہے۔ اور وہ اس حملہ کے ساتھہ ہی نادم بھی ہوتے ہین پورے طور پر ابھی نجات نہین پائی ہوتی۔

مگر سابق بالخیرات وہ ہوتے ہین کہ ان سے نیکیان ہی سرزد ہوتی ہین اور وہ سب سے بڑھ جاتے ہین انکے حرکات و سکنات طبعی طور پر اس قسم کے ہوجاتے ہین کہ ان سے افعال حسنہ ہی کا صدور ہوتا ہے گویا ان کے نفس امارہ پر بالکل موت آجاتی ہے اور وہ مطمئنہ حالت مین ہوتے ہین۔ انسے اسطرح پر نیکیان عمل مین آتی ہین گویا وہ ایک معمولی امر ہے اس لئے ان کی نظر مین بعض اوقات وہ امر بھی گناہ ہوتا ہے جو اس حد تک دوسرے اسکو نیکی ہی سمجھتے ہین۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کی معرفت اور بصیرت بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے یہی وجہ ہے جو صوفی کہتے ہین

حسنات الابرار سیئات المقربین۔

مثلاً چندہ کی حالت پر ہی لحاظ کرو۔ ایک آدمی غریب اور ۲ روز کا مزدور ہے اور ایک دوسرا آدمی دو لاکھہ روپیہ کی حیثیت رکھتا ہے اور ہزارون کی روزانہ آمدنی ہے وہ ۲ کا مزدور بھی اس مین ۲ پیسہ دیتا ہے اور وہ لاکھہ پتی ہزارون کی آمدنی والا دو روپیہ دیتا ہے۔ تو اگرچہ اسنے اس مزدور سے زیادہ دیا ہے مگر اصل یہ ہے کہ اس مزدور کو تو ثواب ملیگا مگر اس دولتمند لاکھہ پتی کو ثواب نہین بلکہ عذاب ہوگا۔ کیونکہ اس نے اپنی حیثیت اور طاقت کے موافق قدم نہین بڑھایا۔ بلکہ گونہ بخل کیا ہے۔

غرض یہہ ہے کہ جس قسم کا انسان ہو اسے اپنی طاقت اور قدرت کے موافق قدم بڑھانا چاہیئے۔ ہر شخص اپنی معرفت کے لحاظ سے پوچھا جائیگا۔ جسقدر کسی کی معرفت بڑھی ہوئی ہوگی اوسیقدر وہ زیادہ جوابدہ ہوگا۔ اسی لئے ذوالنون نے ذکوٰۃ کا وہ نکتہ سنایا۔ یہہ خلاف شریعت نہین ہے۔ اسکی شریعت کا یہی تقضا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مال رکھنے کے لئے نہین ہے بلکہ اسے خدمت دین اور ہمدردی نوع انسان مین صرف کرنا چاہیئے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہان آخری وقت ایک مُہر تھی آپ نے اسے نکلوا دیا۔ اصل یہی ہے۔ کہ ہر امر کے مراتب ہوتے ہین۔ بعض آدمی شبہ کرین گے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غنی کہلاتے تھے انہون نے کیون مال جمع کیا؟ یہہ ایک بیہودہ شبہ ہے اسلئے کہ وہ مہاجن نہ تھے خدا بہتر جانتا ہے کہ اس غنی کے کیا معنے ہین؟ مین اتنا جانتا ہون کہ جو مال خدمت دین کے لئے وقف ہو وہ اسکا نہین ہے۔

اس نیت اور غرض سے جو شخص رکھتا ہے وہ اپنے لئے جمع نہین کرتا۔ وہ خدا کا مال ہے۔ لیکن جو اپنے اغراض نفسانی اور دنیاوی کو ملحوظ رکھہ کر جمع کرتا جاتا ہے وہ مال داغ لگانے کے لئے ہے جس سے آخر اسکو داغ دیا جائیگا بعض لوگون کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھہ مال چھوڑنا چاہیئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنیکا تو ان کو خیال آتا ہے مگر یہ خیال انکو نہین آتا کہ اسکا فکر کرین کہ **اولاد صالح ہو طالح نہ ہو** مگر یہ وہم بھی نہین آتا اور نہ اس کی پروا کی جاتی ہے۔

بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہین اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پروا نہین کرتے وہ اپنی زندگی ہی مین اولاد کے ہاتھہ سے نالان ہوتے ہین اور اس کی بد اطواریون سے مشکلات مین پڑجاتے ہین۔ اور وہ مال جو انہون نے خدا جانے کن کن حیلون اور طریقون سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شرابخوری مین صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔

اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پروا ہوسکتی ہے۔ خدا تعالٰے خود فرماتا ہے **ھو یتولی الصالحین** یعنے اللہ تعالٰے آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھہ روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریون مین تباہ کرکے پھر قلاش ہوجائیگی۔ اور ان مصائب اور مشکلات مین پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہین + جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشاء سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہوجاتا ہے۔ اور وہ اسیطرح پر ہے کہ اسکی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائین کرے۔ اس صورت مین خود اللہ تعالٰے اسکا تکفل کریگا۔ اور اگر بدچلن ہے تو جائے جہنم مین اسکی پروا تک نہ کرے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ مین بچہ تھا جوان ہوا اب بوڑھا ہوگیا۔ مینے متقی کو کبھی ایسی حالت مین نہین دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو اور نہ اسکی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالٰے تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہوجاؤ۔ اور اسکو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو+ جسقدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسیقدر کوشش اس امر مین کرو۔

خوب یاد رکہو کہ جب تک خدا تعالٰے سے رشتہ نہو اور سچا تعلق اسکے ساتھہ نہو جاوے کوئی چیز نفع نہین دے سکتی۔ یہودیون کو دیکھو کہ کیا وہ پیغمبرون کی اولاد نہین ہین وہ قوم ہے جو اسپر ناز کیا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی۔

نحن ابناء اللہ و احباءہ ہم اللہ کے فرزند اور اسکے محبوب ہین۔ مگر جب انہون نے خدا تعالٰے سے رشتہ توڑ دیا۔ اور دنیا ہی دنیا کو مقدم کرلیا کیا نتیجہ ہوا۔ خدا تعالٰے نے اسے **سور اور بندر** کہا اور اب جو حالت انکی مال و دولت ہوتے ہوئے بھی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہین۔ پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔ اور اسکے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلٰے درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤگے اور خدا تعالٰے کو راضی کرلوگے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالٰے تمہاری اولاد کے ساتھہ بھی اچھا معاملہ کریگا۔ قرآن شریف مین خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے۔ کہ ان دونون نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچون کی تھی وہان اللہ تعالٰے فرماتا ہے **وکان ابوھما صالحا** ان کا والد صالح تھا۔ یہہ ذکر نہین کیا کہ وہ آپ کیسے تھے۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔ اگر وہ دین اور دیانت سے باہر چلے جاوین پھر کیا اس قسم کے امور اکثر لوگون کو پیش آجاتے ہین بددیانتی خواہ تجارت کے ذریعہ جس مین حقوق شرکاء کو تلف کیا جاتا ہے۔

اسکی وجہ یہی میری سمجھہ مین آتی ہے کہ اولاد کے لئے خواہش ہوتی ہے کیونکہ بعض اوقات صاحب جائداد لوگون کو یہ کہتے سُنا ہے کہ کوئی اولاد ہوجاوے جو اس جائداد کی وارث ہو تاکہ غیرون کے ہاتھہ مین نہ چلی جاوے۔ مگر وہ نہین جانتے کہ جب مرگئے تو شرکاء کون اور اولاد کون سب ہی تیرے لئے تو غیر ہین۔ اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو۔

غرض

حق العباد مین پیچ در پیچ مشکلات ہین جب تک انسان ان مین سے نکلے نہین مومن نہین ہوسکتا۔ نری باتین ہی باتین ہین۔ اللہ تعالٰے کا کسی سے رشتہ ناطہ نہین اسکے ہان اسکی بھی کچھہ پروا نہین کہ کوئی **سیّد** ہے یا کون ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ یہہ خیال مت کرنا کہ میرا باپ پیغمبر ہے اللہ تعالٰے کے فضل کے بغیر کوئی بھی بچ نہین سکتا۔ کسی نے پوچھا کہ کیا آپ بھی۔ فرمایا ہان مین بھی۔

مختصر یہ کہ نجات نہ **قوم** پر منحصر ہے نہ **مال** پر۔ بلکہ اللہ تعالٰے کے فضل پر موقوف ہے اور اسکو اعمال صالحہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل اتباع اور دعائین جذب کرتی ہین۔

قوم کا ابتلا بھی مال کے ابتلا سے کم نہین۔ بعض لوگ دوسری قومون کو حقیر سمجھتے ہین۔ اس ابتلا مین سیّد سب سے زیادہ مبتلا ہین۔ ایک عورت کہ اگر ہمارے ہان آئی وہ کہتی تھی مین سیدانی ہون اسکو پیاس لگی اور پانی مانگا تو کہا کہ **پیالہ دھوکر دینا کسی امتی نے پیا ہوگا۔**

اس قسم کے خیالات ان لوگون مین پیدا ہوئے ہوئے ہین۔ خدا تعالٰے کے حضور ان باتون کی کچھہ قدر نہین اسنے فیصلہ کردیا ہے۔ **ان اکرمکم عند اللہ اتقکم**

ایک مخلص اور معزز خادم نے عرض کی کہ حضور میرے والد صاحب نے ایک مسجد بنائی تھی وہان جو امام ہے اسکو کچھہ معاوضہ دہ کچھہ دیتے تھے اس غرض سے کہ مسجد آباد رہے وہ اس سلسلہ مین داخل نہین مینے اسکا معاوضہ بدستور رکھا ہے اب کیا کیا جاوے؟

فرمایا۔ خواہ **احمدی** ہو یا **غیر احمدی** جو روپیہ کے لئے نماز پڑھتا ہے اسکی پروا نہین کرنی چاہیئے نماز تو خدا کے لئے ہے اگر وہ چلا جائیگا تو خدا تعالٰے ایسے آدمی بھیجدیگا جو محض خدا کے لئے نماز پڑھین اور مسجد کو آباد کرین۔ ایسا امام جو محض لالچ کیوجہ سے نماز پڑھتا ہے میرے نزدیک خواہ وہ کوئی ہو احمدی یا غیر احمدی اس کے پیچھے نماز نہین ہوسکتی۔

امام **اتقی** ہونا چاہیئے بعض لوگ رمضان مین ایک حافظ مقرر کرلیتے ہین اور اس کی تنخواہ بھی ٹھیر الیتے ہین یہ درست نہین۔ ہان یہ ہوسکتا ہے کہ اگر کوئی محض نیک نیتی اور خدا ترسی سے اسکی خدمت کردے تو یہ جائز ہے۔

دیانندی ڈراما

بجواب

مرزائی چٹکلے

آریہ مسافر ماہ جولائی ۱۹۰۵ء

ہمارے مخالف دیانندی صاحبان کا جب اسلام کے مقابلہ پر دلائل و براہین سے کام نہین چلتا تو وہ عورتون اور ہیجڑون کی طرح کوسنا شروع کر دیتے ہین اور نقالون کو اپنی طفلانہ تحریرون سے مات کر دیتے ہین کچھہ عرصہ سے ایک مختون آریہ عجیب عجیب تماشے کرکے دیانندیون کو خوش کر رہے ہین اور جولاہون کے تیر کی طرح کبھی اس طرف پہینکتے ہین اور کبھی بے بس ہوکر اوس طرف پہنچتے ہین - آپ نے پہلے دیانندی سماج کی مدد سے ایک اول جلول کتاب لکھی نہین بلکہ نقل کی جسے آپ نے نصف گھنٹہ کا لکچر قرار دیا حالانکہ آپ اسے نصف گھنٹہ مین پڑھ بھی نہین سکینگے - خیر جو ہوا سو ہوا - دیانندیون نے بیچارے کے گلے مین بانڈال دی - جب ہی وہ پبلک کے ہاتھون مین پہنچی - تو اس نے اس کی ایسی ہی قدر کی جیسی کہ ایسی عامیانہ کتاب کی ہوا کرتی ہے - مختون صاحب کو اور تو کوئی دلیل نہ ملی آپ نے برائے نام ایک جواب لکھہ مارا جسے اگر کہا جاوے کہ کسی ناول نویس بہانڈ نے اپنے ہم خیالون کو پرچانے کے لئے گھڑ مارا ہے تو اس سے بہتر ہے کہ اسے ایک مدلل مذہبی کتاب کا خطاب دیا جاوے مگر چونکہ آج کل ناول نویس اور یوروپین بہانڈون و مسخرون کی تقلید کا مادہ ہمارے کالجون کے طلباء مین حد درجہ تک سرایت کر چکا ہے اسلئے مختون آریہ نے اگر ایسا کیا تو وہ مجبور تھا - مذہبی تعلیم تو اسکی جیسی تھی وہ تو اسکی طرز تحریر سے ہی ظاہر ہے - بیچارہ لڑکون کی پیروی نکرتا تو اور کیا کرتا - اسپر بھی ہمین امید تھی کہ اگر وہ جیسا کہ دعوے کرتا ہے - مذہب کی خاطر دیانندی ہوا ہے تو ضرور اس طفلانہ روش کو چھوڑ کر مدلل اور مہذبانہ طرز تحریر پر کاربند ہوگا - کیونکہ سچا مذہب ضرور اپنے پیروون کو منکسر المزاج اور مہذب بنا دیتا ہے مگر افسوس کہ نتیجہ ہماری امید کے خلاف نکل رہا ہے اور مختون آریہ کی ہر ایک تحریر بجائے مہذب ہونے کے طفلانہ ہذیان کا نہ اور شوخانہ ہوتی جارہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیانندیون کی سنگت نے اسپر پورا تسلط کرلیا ہے اور وہ ان کے رنگ سے پورے طور پر رنگا گیا ہے اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ ہم بھی اس پنتھ کے عامی آدمیون کی طرح اس سے سلوک کرین۔

اس وقت ہمارے زیر نظر مختون آریہ کا مندرجہ بالا ہیڈنگ "مرزائی چٹکلے" ہے جسمین اُسنے شوخی اور دریدہ دہنی کا کوئی پہلو اٹھا نہین رکھا اور پیٹ بھر بھر کر حضرت اقدسؑ کی نسبت گستاخی کی ہے - مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اسکی نادلانہ باتون کو دیانندی تہذیب کے حوالے کرکے اصل اعتراضات کا جواب ثواب دین - تاکہ اسکی تسلی ہوجائے۔

عمر عیار کی زنبیل

لوگ حیران ہون گے کہ یہ عجیب بہروپیا پن ہے عمر عیار کو گذرے کئی صدیان ہوگئی ہین - پھر یہ عمر عیار کی زنبیل کیسی - مگر ہم ناظرین کو اتنی دیر حیرانگی مین نہین رہنے دین گے سنئے لالہ دیانند اور اس کے چیلون نے بہت تگ و دو کے بعد رشی کیش کے پہاڑون سے اس زنبیل کو نکال مارا ہے - جسے سنسکرت مین بجائے عمر عیار کی زنبیل کے دیانندی وید کہتے ہین - ہم نے خود اس زنبیل کے کرتب ملاحظہ کئے ہین - اس مین [illegible] تو کبھی تثلیث پرستی نکل آئیگی کبھی نیوگ پرستی - کبھی اواگون پرستی - کبھی ہون پرستی - کبھی ریل کبھی تار اور کبھی فضولیات کا مجموعہ - مدعا یہ کہ دنیا جون جون ترقی کرتی چلی جائیگی ان نہیلی کے باٹون کا کبھی خاتمہ نہ ہوگا اور ذرا سے الفاظ کی گھڑت بڑہت کرنے سے ترا ترا نکلتے چلے آئینگے - [illegible] نیوگی کے ساتھ گیارہ نیوگی نکلتے چلے آوین [illegible] عزت کرکری کردی [illegible] کی ملکہ ماں بہن کی [illegible] کے نامے لگادی - اپنی ایسی بے عزتی دیکھکر باباجی سے اور تو کچھہ نہین ہوسکا مگر بیچارے نے یہی دہائی دے دی کہ برائے خدا مجھے کسی بزرگ باعزت بزرگ کیطرف منسوب نکرنا - تاکہ دیانندی کے ڈیکونسلون کی خاطر اس کی بے عزتی بھی نہو پس دیانندیون کا بڑھے بابا کے سپوت فرزند بنکر اخباری دنیا مین مشہور ہونا قدرے گران سودا ہے - اس سودے کا سودا اس بڈھے میان کے ایک مختون نوزائیدہ فرزند یا حلقہ بگوش کے مختل دماغ مین سمایا ہے اور آپنے نقالون کیطرح ساڑھے تین ورقے سیاہ کرکے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کرلیا ہے - اتنے ورقون مین مطلب کی بات یا بڈھے میان بید کی تعلیم کا عکس سوائے اسکے اور کوئی نظر نہین آتا کہ شاید ایسی ہی طرز تحریر بڈھے میان کی بھی ہوگی جس مین سے مختون دیانندی چھانٹ چھانٹ کر پبلک کے سامنے نمونے رکھہ رہا ہے۔

عقل کے اندھے ادہرم پال خدا کا خوف کر اور سچائی کا خون نکر اخبار بدر پڑھ کر تو تیرے سینہ پر سانپ لوٹ گئے کہ کیون حضرت اقدسؑ کو آدم کے نام سے مخاطب کیا گیا - اگر تجھہ مین ذرا بھی عقل ہوتی تو تو اپنے گرو دیانند کے حالات سے ہی سبق لیکر خاموش رہتا - بھلا جس چیلے کا گرو مول شنکر سے شدھ چیتن بنا اور پھر شدھ چیتن سے دیانند بن بیٹھا وہ دوسرون پر کس منہ سے اس قسم کے اعتراض کرسکتا ہے شرم ہے تیری حالت زار پر - اگر سیاپے کی کیفیت دیکھنی ہے تو بجائے اخبار بدر کے اپنی گریبان مین منہ ڈال اور اپنی پھکڑ بازی اور طفلانہ حرکت پر رو - افسوس کہ تیرا گرو جتو نیکے آگے ناچتا رہا اور ایک عرصہ تک شیطان اسے نچاتا رہا - تب تیرے جیسے حامی شیطان کہان گئے ہوئے تھے - جو ناچ شیطان نے تیرے گرو کو نچائے ہین وہ اس کی سوانح عمری پڑھنے سے ظاہر ہین اب اسپر تو خاک ڈالکر چھپانا چاہتا ہے - شیطان کا تسلط ہمیشہ تیرے جیسے جھولون پر ہوا کرتا ہے۔

گرو بڑا یا چیلا

جبتک ہم نے ادہرم پال کی طفلانہ حرکات نہ دیکھی تھین ہم سمجھتے تھے کہ لالہ دیانندی دشنام دہی مین بڑہا ہوا ہے - اور گرون کے ناک کٹے ہین گو یہ سبقت لے گیا ہوا ہے کہ معقول مکذب اور اس کے شاگرد رشید ادہرم پال جی گرو سے چار انگل بڑھ گئے ہین اور بیچارے گرو جی منہ دیکھنے کے دیکھتے ہی رہ گئے - بظاہر تو مختون دیانندی اپنے آپ کو دیانند کا چیلا کہکر انکساری ظاہر کرتا ہے لیکن اگر اس کی فضول یا وہ گوئی دیکھو تو اپنے گرو کے پیش کردہ اعتراضون پر ملمع چڑھا کر اس سے تین انگل اچھل کر باتین بناتا ہے - بیچارہ دیانند تو ساری عمر گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہا کبھی [illegible] کی مالا جانورون تک پہنا کر خود [illegible] رہا اور کبھی گلشے کا ذبیحہ کو جائز بنا مارتا رہا - [illegible] کار نیوگ جیسی بے حیائی کا پردہ وید پرستی [illegible] کر چلتا بنا - جب کبھی معترضون نے اعتراض کیا لالہ جی دہوتی سنبھالتے دوسری جگہ جا بیٹھتے تھے اور یہ جادہ جا سماج مندری مین جا براجے زیادہ کسی نے زور دیا تو ویدک لغات مین سے دو چار گالیان اُگل دین - بیچارہ معترض خود ہی ٹھنڈا ہو کر چپ ہو رہا۔

لالہ مختون جی فرماتے ہین کہ بموجب عقیدہ اہل اسلام فرشتے بادلون کو پکڑ کر نہین لاتے بلکہ بارش کے لئے قوانین ہی کچھہ اور ہین - مہربان ناظرین اگر آپ لالہ مختون سے دریافت کرین کہ بدر کے کون سے پرچہ مین لکھا ہے کہ فرشتے بادلون کو پکڑ کر لاتے ہین - شاید بادلون کا لفظ آپکی چشم پر تعصب کو بدر مین نظر آگیا ہوگا - ورنہ جو حوالہ آپنے بدر سے لکھا ہے اسمین تو یہی لکھا ہے کہ فرشتے اوس کے پورا کرنے کے اسباب بہم پہنچانے مین لگ گئے - معلوم ہوتا ہے مختون نے اسباب کے معنی ویدک لغات مین بادل کے دیکھے ہین - واہ رے مختون دیانندی تیری عقل کے صدقے۔

ذرا گرو کا حال تو ملاحظہ کر کہ کہنے کو تو پیشگوئیان کرتا رہا (ملاحظہ ہو سوانح عمری دیانند [illegible]) کہ کبھا گوت کا کھنڈن کرنے کا پہل دکہا در تکلیف [illegible] اور راجہ کو الیا راس سے تکلیف اٹھائے گا مگر لالہ جی کے [illegible] مسائل کا حال ناگفتہ بہ ہے ستیارتھ پرکاش کے اول اڈیشن کو تو اگنی کے حوالے کر دینا چاہئے کیونکہ وہ تو خلل دماغ کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے - رہا دوسرا اڈیشن سو وہ بھی خلل دماغ کی [illegible] سے پر ہے - اسکے بعد والے اڈیشن چیلون کی تیزی طبع کے نتائج ہین فرمایئے اگر لالہ جی ایسے ہی یوگی تھے تو پہلے درست مسائل انہون نہ لکھے کیا اسوقت رشی کیس بین بھنگ نوشی فرمار ہے تھے - جسکے باعث سدہ بدہ سے جواب مل چکا تھا - لالہ مختون کیسی بیہودہ ڈینگین مار رہا ہے ؟ -

مختون دیانندی نیا جنم دہارین

مختون دیانندی ایک طرف تو وید کی پہاڑی گپون کو دیکھتا ہے - اور دوسری طرف یوروپین تہذیب کو - پہاڑی گپون کو مانتا ہے تو سمجھدار آدمی [illegible] کاگ بناتے ہین اگر یوروپین تہذیب کو پکڑتا ہے تو ویداگنی کے ہون کنڈ مین جاتے ہین - غرض اس گرما گرمی مین مختون لالہ کی بُری گت بن رہی ہے

کبھی تو ڈاڑھی موچھہ منڈا بچوں میں قدم دھرنا پڑتے ہیں اور کبھی بنگالیوں کا سا بھیس بدل کر عجیب انگلیاں نکالتے ہیں - نیوگ - باپ بیٹی کی مجامعت - ہون کنڈ پر عجیب عجیب نقشے چڑھا کر زٹلیں لگا رہے ہیں - اور بقول جہاج تو بوئے جیلی کیوں بوئے جسمیں خود ہی ہزاروں چھید ہیں - ازلی پیدائش کا نکتہ تو ہم تم کو سمجہا دیتے ہیں - مگر اس کے بدلے ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ستیارتھ پرکاش ہمنے ونیز دیگر دیدک منتروں میں جو پرمیشور کو روحوں کا پتا - ماتا کہا گیا ہے - کہاں تک سچ ہے کیا پرمیشور پتا (باپ) اپنے بیٹے روح کی عمر کے برابر ہے یا کم و بیش - اگر پرمیشر حقیقی پتا ہے تو حدوث روح ثابت ہے ورنہ وہی مثل ہوئی کہ جب سے باپ تب سے بیٹا - ادہو خوب یاد آگیا - روح اس کا حقیقی بیٹا نہیں بلکہ تبنی بیٹا ہے - کہو مختون جی کون درہم ہے -

ازلی پیدائش کی حقیقت سیجئے - قدیم اور حادث کی چار اقسام ہوسکتی ہیں (۱) قدیم بالذات (۲) قدیم بالزمان (۳) حادث بالذات (۴) حادث بالزمان - قسم اول خدا تعالے پر عاید ہوتی ہے - قسم دوم میں آکاش داخل ہیں - جو حادث بالذات اور قدیم بالزمان ہیں - قسم سوم میں ممکنات داخل ہیں - قسم چہارم میں مرکبات منحصر ہے - ان چار اقسام میں باہمی نسبت ہے کہ قدیم بالذات خاص ہے قدیم بالزمان سے کیونکہ جو قدیم بالذات ہے وہ قدیم بالزمان ضرور ہے اور جو قدیم بالزمان ہے اسکے لئے قدیم بالذات ہونا ضروری نہیں جیسے روح پس ان ہردو میں نسبت عموم خصوص مطلق کی ہوئی - قدیم بالزمان عام من وجہ ہے حادث بالذات سے کیونکہ روح قدیم بالزمان اور حادث بالذات ہیں - پس یہ ایک مادہ اجتماع کا ہوا اور خدا قدیم بالزمان بھی ہے جیسا کہ وہ قدیم بالذات ہے پس حادث بالذات نہ ہوگا - لالہ مختون کی موٹی سمجھ میں اگر نہ آیا تو ہم اس مضمون پر پھر لکھہ دیں گے -

ازلی پیدائش تو آپ نے دیکھہ لی اب آپ ازلی بیٹے کی حقیقت آشکار کرکے دیدک فلاسفی کی ٹانگ توڑیں -

مختون تو تھے ہی ڈاڑھی موچھہ بھی صفاچٹ

جیسے بعض بوڑھے آدمی اپنے آپ کو نوجوان اور بچہ ظاہر کرنے کے لئے ڈاڑھی کا صفایا کروا دیا کرتے ہیں ایسا ہی لالہ مختون بھی کچھ کل کے بچوں کے ساتھ بہاندی لیلی سیکھنے کے لئے ڈاڑھی موچھہ کا صفایا کرکے بچے بن بیٹھے ہیں - اب دیکھئے ہیں کہ بی ... تو زنتے ہو گئے کہ اینٹ اٹھانے سے حشرات الارض کی طرح نکل آتے ہیں - ہمارے جیسے ٹٹ پونجیوں کو کون پوچھیگا جھٹ ڈاڑھی موچھہ منڈا کر سماج کی ڈھولکی بجانی شروع کردی - اور تو آپ سے کچھہ ہو نہ سکا اپنے نامہ اعمال کی سیاہی اور اندرونی کالک کی ایک کونچی اپنے منہ پر بھی پھیر دی - لوگوں نے اوسے دہونے کی کوشش کی مگر طفلانہ طبیعت سے ایک کی بجائے چار کونچیاں اور اپنے منہ پر پھیر دیں -

اب بال اکھڑوانے کا لیجئے - ہم انصاف آپ ہی پر چھوڑتے ہیں - مہربانی کرکے بتائے کہ آپ کے عقیدہ کے بموجب اسلام بڈہا ہے یا ویدک پنتھ - ان میں سے جو بڈہا ہوگا اسکے بال ہی زیادہ سفید ہونگے اور اکھڑنے کے لائق ہونگے - دیانند سے پہلے تو مسلمان اس بڈہے بابا کے سفید بال اکھیڑ کر اسے اپنے ساتھہ جوان بنا رہے تھے مگر لالہ دیانند کے آنے سے اسنے تو ایک ساتھ قینچی سے ہی اسکے بال اتار کر رکھہ دئیے اور ایک نئی مصنوعی ٹوپی جیسے یورپ میں جھلک نمودار تھی اسکے گنجے سر پر رکھہ دی - بس پوچھو نہیں پھر بابا کی کیا عمدہ تصویر بن گئی - اس کا فوٹو سماج کے نیوگ خانہ کی دیواروں پر لگا ہوا دیکھو -

آپ کہتے ہیں کہ تمام مسلمان کہتے ہیں کہ حضرت آدم سے پہلے کوئی انسان نہ تھا واہ رے مختون دیانندی - تیرے جہوٹ کے صدقے گپ ہو تو پوری ہو -

لالہ مختون قرآن شریف کو تدبر سے پڑھنے والے پر صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ آدم سے پہلے مخلوق تھی جبھی تو کہا گیا کہ کان من الکافرین یعنی وہ کافروں میں سے تہا یعنی شیطان - احادیث سے بھی ثابت ہے کہ اس آدم سے پہلے بھی کئی آدم ہو گذرے ہیں - کہو لالہ جی اب سیاہی کی کونچی آپ کے منڈے ہوئے چہرہ پر پھر گئی یا نہیں تم کیا جانو کہ قرآن شریف میں کیا لکھا ہے خواہ مخواہ کی ڈینگیں نہ مارو - بھلا جس کتاب کا ایک حرف بھی تم نہیں جانتے اسکی علمیت کا دعوے کرنا کیسی حماقت ہے تمہیں کاگ بہاشا ہی مبارک رہے -

آپ کا یہ لکھنا کہ محض آدم سے ہی تمام انسان پیدا ہوئے یہاں تک کہ اسکی بیوی بھی - عجیب نادانی و جہالت ہے آپکی اس خرافات کے بدلے کونچیاں سیاہی کی آپکے چہرہ مبارک پہ پہر چکی ہیں پہلے ان کو گنگا جل سے دہوکر باتیں کرتے -

دیانندی بھروپیا

ویدک زمانہ میں دستور تہا کہ راجاؤں کے خوش کرنے کے لئے نقال کئی کئی قسم کے عجیب عجیب بہروپ بدلا کرتے تہے تاکہ ان کو دیکھنے والے ہنسیں - موجودہ زمانہ میں مختون دیانندی وہی فرائض ادا کر رہا ہے - کہیں تو آپ لکچرار بنکر دوسروں کی چہاچہہ پر موچھیں منڈاتے ہیں اور کہیں بنگالیوں کا سا جامہ زیب تن کرکے استری سماج میں نیوگ پر پرچار کرتے ہیں - اور کسی جگہ ڈاڑھی موچھہ منڈا کر بچوں کے ساتھہ الف بے نے رٹنا شروع کردیتے ہیں - مگر ہمیں کچھہ عرصہ سے معلوم ہوا تہا - کہ آپ بیمار ہیں جسے ہم نے حمل کا سوانگ ہی سمجہا تہا - اب معلوم نہیں کہ وضع ہونے پر کیا نتیجہ نکلا - سوانگ تو آپنے خوب بھرا مگر اپنے پتی کا نام ہم سے کیا چہپایا تہا - خیر ہم بھی دل کو سمجہا لیں گے کہ نیوگ کے حمل کا سوانگ ہی بھی جسمیں پتی کے تقرر کی ضرورت نہیں - جو آئے سو اس کا بیڑا پار ہے -

بیڑا ہی ڈوب گیا

اسلام کی لہروں نے بیچارے دید کی کشتی کو جو نقصان پہنچایا تہا وہ تو سب کو معلوم تہا - مگر کچھہ عرصہ سے لالہ دیانند اور اس کے چیلوں نے دیدک کی ٹوٹی ہوئی کشتی پر کاغذوں کے جوڑ لگانے شروع کر دئیے تہے اور کئی ہاتھوں نے تو اس کاغذی ناؤ کا خیال چہوڑ کر علیحدہ علیحدہ کاغذی مشکیزے بنائے تہے - جناب مرزا صاحب کے نزول نے ایک ایسا جوش دریائے اسلام میں ڈال دیا کہ اوس ویدک کاغذی ناؤ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور باوجودیکہ اسکی مرمت برابر جاری ہے مگر وہ بجائے جڑنے کے اور علیحدہ علیحدہ ہوتے جاتے ہیں - اور اسمیں ذرا شک نہیں رہا کہ بیڑا آج ڈوبا کہ کل ڈوبا - گو اسی ڈر کے مارے دیانندی رشی کیش کسی چوٹی کی طرف بھاگے ہیں مگر اس جوش وحدت کے سامنے ٹھیرنا کاغذی ناؤ کا کام نہیں - تمہاری طفلانہ باتوں کے جوابات تہذیب الاسلام کے جواب میں دئے جائینگے اور خاطر جمع رکھو تمہارے بخیئے پورے طور پر ادہیڑ کر رکھہ دئے جائینگے - مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم کوئی رسالہ بھی اسلام کے خلاف نکالنا چاہتے ہو - سو اب خبردار ہو جاؤ - اور طفلانہ باتوں کو چہوڑ کر مہذبانہ طور پر گفتگو کرنا سیکھو - ورنہ میں تمہارے ایک ایک مضمون کے ٹانکے ادہیڑتا چلا جاؤں گا - پھر کا جروں کا حلوا کہاں کا بھی تمہارا کچھہ نہ بنے گا - میں تم کو اپنی حالت درست کرنے کا ایک اور موقع دیتا ہوں - اگر میرے ناتہ تمہیں معلوم نہیں تو آریہ مسافر سے پوچھہ لو - جو شرم کے مارے منہ سامنے نہیں کرتا -

راقم

احمدی جس سے تم بخوبی واقف ہو -

منظورِ الٰہی

اے دلِ پژمردہ کیوں مغموم ہے تو کر بیان
ہم سے یہ دیکھی نہیں جاتیں تری بیتابیاں
چشمِ تر تو ہی بتادے تجھہ پہ کیا گذری ہے آج
کس کا غم ہے کس کے ماتم میں ہیں یہ آنسو رواں
کر رہا تھا صدمہ میں چشم و دل سے یہ خطاب
یوں کہا اک کسی نے مجھہ سے با آہ و فغان
فاضل مشہور یعنی مولوی عبد الکریم
ہو گئے دنیائے فانی سے سوئے عقبیٰ رواں
حق تعالےٰ انکا جنت کو کرے آرام گاہ
دل سے تھے وہ تابع حکم مسیحائے زمان
تھے فصاحت اور بلاغت میں وہ حسان عجم
قرأت و قرآن خوانی میں تھے مشہور جہان
دوستوں کو اپنے وہ داغ جدائی دے گئے
اب سنے گا اُن کا قرآن مجمع روحانیان
گیارہویں تھی ماہ اکتوبر کی اور تھا بدھ کا دن
اڑ گیا تن کے قفس سے سوئے جنت مرغ جان
حق تعالےٰ سے ہے منظورِ الٰہی کی دعا
اے خدا رکھہ دوستوں پر ان کے فضل جاودان

وی پی

مطبع اُن خریداران کی طرف وی پی ارسال کر رہا ہے جنکی طرف سال رواں یا گذشتہ سال کا چندہ واجب الوصول ہے - اسلئے اطلاع دیجاتی ہے کہ جن کی طرف چندہ قابل وصول ہے مطبع کے مرسلہ وی پی وصول کرکے مشکور کریں یا اطلاع دیں کہ وہ کب تک چندہ ارسال کرینگے یا کونسا پرچہ وی پی ارسال کیا جاوے - تاکہ مطبع بار بار کی خط و کتابت اور زیر باری سے محفوظ رہے امید ہے کہ خریداران الحکم جن کی طرف چندہ واجب الوصول ہے توجہ کرینگے -!!!-

محرر دفتر الحکم

مرثیہ وفات شہادت آیات حضرت مخدوم الملت رضی اللہ عنہ

(از چودہری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ)

اے راحت دوستان کجائی اے یاور دلستان کجائی
سرتاج مہاجران کجائی اے اول ناصران کجائی
اے عبد کریم ما کجائی
وے یار قدیم ما کجائی

مجروح شدیم در فراقت مذبوح دلیم ز اشتیاقت
چون صحبت ما شدست شاقت افسوس کجاست آن رفاقت
جان تن انجمن کجائی
بر ہمزن انجمن کجائی

اے طائر روح چون پریدی بر کنگرہ فلک رسیدی
از ما تو بگو چرا بریدی از ما چہ خلاف طبع دیدی
طیر فلک آشیان کجائی
اے بلبل خوش بیان کجائی

جسم تو کہ بود و سرپاک ہیہات نہادہ شد بہ خاک
آن طوطی روح تو چالاک پرواز نمود و شد بہ افلاک
اے فرش گزین من کجائی
اے چرخ نشین من کجائی

ویران شدہ بے تو محفل ما ویران شدہ بے تو منزل ما
آتش افتادہ در دل ما آبست بجانہ گل ما
اے مرہم زخم ما کجائی
اے دارو سقم ما کجائی

اے زبدۂ خادمان مہدی اے قدوۂ بندگان مہدی
اے خانہ دوستان مہدی اے ساکن آستان مہدی
نور دین خدا کجائی
اے بندہ با خدا کجائی

تحریر تو ہست پر ز تاثیر تقریر تو دل برد بہ تسخیر
ذات تو بہ سقف خانہ شہتیر ما را بود و شکست تقدیر
اے باعث شادیم کجائی
زیب آبادیم کجائی

بودیم ز تو بسیت دلشاد آباد ز تو بودہ آزاد
گوئیم چہ نالیم بے تو برباد نقصان رسید و شکل بنیاد
اے راحت جان ما کجائی
اے روح روان ما کجائی

بے تو نہ قرار دل ما برمرگ تو گفت رب اعلے
بزبان مسیح فرزع عیسےٰ ہم من معہ زصدق وعدہ
زین گریم و گویمت کجائی
ہم بویم و جویمت کجائی

دادند ترا شناخت حق شد قسمت تو رفاقت حق
شد نور تو صرف طاعت حق وادست تو شد اشاعت حق
خاموش نشستہ کجائی روپوشی و خفتہ کجائی

آن صحبت ما شدست فراموش یا گنج لحد شدی ہم آغوش
چون یاد تو میزند بدل جوش گرییم و شدے صبور و خاموش
اے غم خور غمزدہ کجائی
وے شادی جان فزا کجائی

گو عمر تو ہفت و چہل سالست در ذات تو جمع ہر کمالست
بے روے تو بدر ما ہلالست آن نیز بمعرض زوالست
اے نور نگاہ ما کجائی
وے پشت و پناہ ما کجائی

پژمردہ گل بہار خوبی آن بادشہ دیار خوبی
چون بود مقیم دار خوبی آخر شدہ در مزار خوبی
اے رونق باغ ما کجائی
وے باعث فراغ ما کجائی

قرآن آغاز روح تو بود فرقان کردہ روح تو بود
دارو شفاے روح تو بود گویند کہ بجاے روح تو بود
اے عاشق زار من کجائی
جان باز و نثار من کجائی

در وقت وفات پاس داری اظہار جلال خدا باری
بار ہمہ دعا ما و زاری جان باجان آفرین سپاری
شیداے جلال حق کجائی
مولاے جمال حق کجائی

در ہجر تو چشم ماست پرنم شد سینہ ما خزینہ غم
برمرگ تو میکنیم ماتم بطریق رسول پاک اکرم
اے بے تو ہمہ زمین کجائی
دوری دبدال قرین کجائی

ادعیہ آن مسیح موعود ہم زاری آن امام مہود
ضائع نشود نظم معبود شد بدر قہ روان مفقود
یکتا حبیب ما کجائی
تنہا رہ غریب ما کجائی

اے ذات تو مرجع حقایق لیکن بری از ہمہ علایق
اے طوطی ایزدی حدایق بگذشتہ از ہمہ عوایق
راہی رہ عدم کجائی
مخدومی بے خدم کجائی

تقریر تو شکرست و قندست تحریر غریب و سود مندست
حالا کہ لبست و گفتہ بندست آن شیوہ نازد لم پسندست
خوش لہجہ مفخرم کجائی
اے تقوی مکرم کجائی

دست تو کمان و خامہ ات تیر بر طائر زور کرد نخچیر
دادند ترا زبان تفسیر بر حلق دجل مثال شمشیر
اے تاج زبان ما کجائی
اے تاجدار قلم کجائی

در جان تو شوق کوی شبگیر جان باز و نثار روح شبگیر
شمشیر بے عدو بہ شبخین غلغلہ ہمہ عکس خونے شبگیر
اے خاب در علی کجائی
اے دوست مرولی کجائی

اتفاق ... باطل جدم سود ندامت

اے عاشق شوق و استقامت حالات میں طہور و جامت
مے نوش مے بگو کجائی
خاموش ویکے بگو کجائی

طبع تو کہ بود نازک از گل برداشت نکرد شور بلبل
چمنی تر تو دیدہ گل اے گل روئیدہ سبزہ گیاہ و سنبل
اے غنچہ دہان ما کجائی
اے بستہ زبان ما کجائی

واقف ز حقایق شریعت کشاف دقایق شریعت
گلچین حدایق شریعت پابند علایق شریعت
اے عالم باعمل کجائی
اے عالم بے بدل کجائی

اے کشتۂ راہ مہدی حق سردار سپاہ مہدی حق
اے یوسف چاہ مہدی حق خوش بود گواہ مہدی حق
اے نام تو با نشان کجائی
از چشم زمان نہان کجائی

اے عاشق زار نام احمد وے شیفتہ کلام احمد
داری خبر مقام احمد اے خاک رہ غلام احمد
اے یار مسیح ما کجائی
قربان مسیح ما کجائی

رشک است بہ بخت روشن تو چون قادیان ہست مامن تو
در زندگی بود مسکن تو شد بعد وفات مدفن تو
اے زیر زمین رہین کجائی
روپوش تہ کفن کجائی

ہجرت رگ جان ما خراشد بر زخم دلم نمک بپاشد
چون تیشہ غم نہ جان تراشد گر عبد کریم ما نباشد
بحر رحم و مرہمم کجائی
بے تو در ماندہ ام کجائی

یاد تو بحضرت مسیحا زاد تو محبت مسیحا
آزاد بخدمت مسیحا دل شاد بصحبت مسیحا
بودی و درین زمان کجائی
از دیدۂ ما نہان کجائی

قرآن تو با چنین خوش آواز تاثیر چہ داشت بود اعجاز
بیخود شدے و داشتے باز لاریب ظہور راز پرداز
یا خوش خوان من کجائی
پاکیزہ بیان من کجائی

در ہجر تو گرچہ بیقرارم این قصہ درد درگذارم
در حفظ خدا ترا سپارم دیگر ز قلم نہ بر نگارم
اے پیش روندہ ام کجائی
در پیت دوندہ ام کجائی

حق اللہ کند بحالت تو قرآن ہمہ در رفاقت تو
در خلد بود اقامت تو احمد ز پے شفاعت تو

واکردہ لبا اے فتا کجائی
زود آو بیا بیا کجائی

اے مالک ما مہین ما درگاہ مسیح مامن ما
چون عبد کریم مسکن ما یاد و لپس مرگ مدفن ما
زین پس نہ بخوانمش کجائی
نہ پیام رسانمش کجائی

اطلاع

خریداران الحکم خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔

کل ایک خط ضلع کرنال سے پہونچا جس پر نمبر وغیرہ نہیں ہے اور نیز پتہ واضح طور پر اپنا نہیں لکھا ہے۔ اس سے کارخانہ کو حساب وغیرہ میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ لہذا آئندہ نمبر دیا کریں۔

تعلیم الاسلام سکول اور کالج

مدرسہ تعلیم الاسلام کی مالی حالت کی اصلاح اور استحکام کے لئے ایک گشتی چٹھی خاص احباب کی خدمت مین بھیجی گئی ہے امید ہے توجہ سے دیکھی جاویگی مدرسہ کی آمدنی اور کالج کے آنہ فنڈ کی آمدنی کی رسید زر ایک وقت سے چھپ نہین سکی آج مدرسہ کی رسیدات کیلئے جگہ نکالی جاتی ہے اسکے بعد آنہ فنڈ کی رسیدات چھاپی جاوینگی یعنے آخیر نومبر ۱۹۰۵ء تک انشاء اللہ تمام رسیدات چھپ جاوینگی یعنے آخیر نومبر تک کی پوری ہوکر آخیر نومبر تک کی آمدنی کی رسیدات شائع کردی جائینگی۔ اسلئے جب تک کل رسیدات شائع نہ ہولین فرستادگان روپیہ رسیدات کے چھپنے کے لئے تقاضا نکرین۔ ایڈیٹر

مساکین اور یتامی اور جاڑا

سردی کا موسم آگیا ہے اور ہمارے مدرسہ کے یتامی اور مساکین کے لئے سردی کے کپڑے اور سامان کی ضرورت ہے ایک عرصہ گذرتا ہے۔ حضرت حکیم الامتہ نے ایک اشتہار اعلام کے نام سے جاری کیا تھا جس مین اس امر کیطرف توجہ دلائی تھی کہ اگر احباب پرانے کپڑے بھیجدیا کرین تو وہ ان لوگون کے کام آسکتے ہین اسپر چندان توجہ نہین ہوئی اب یہہ ضرورت سخت محسوس ہوئی ہے اسلئے ہر جگہ کی احمدی جماعتین خصوصیت کے ساتھہ اسپر توجہ کرین ہر قسم کے کپڑے جو پرانے کارآمد ہون یہان بھیجدئے جاوین یا کپڑون کے لئے روپیہ بھیجا جاوے۔ یہہ ایسی ضرورت ہے کہ اسپر بہت جلد توجہ کی ضرورت ہے۔
ایڈیٹر

رسید زر آمدنی مدرسہ

۱۶- اگست ۱۹۰۵ء

منشی عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر متھرا مدرسہ عہ
غلام نبی صاحب سکنہ جمن تحصیل بھیرہ ؍؍ عہ
نورالدین صاحب ٹانک ٹگوی ابر برہما ؍؍ ملے ۱۲ ر
بابو عبد الرحمان کلرک انبالہ ؍؍ ۱۲ ر

۱۸- اگست ۱۹۰۵ء

جماعت شملہ معرفت بابو برکت علی صاحب مساکین ۔۔ مدرسہ للعہ ریزرو فنڈ لہ عہ
جماعت وزیر آباد معرفت شیخ نیاز احمد صاحب سوداگر مدرسہ لہ عہ
جماعت لویرایوالہ ضلع گوجرانوالہ مدرسہ صہ

۱۹- اگست ۱۹۰۵ء

جماعت احمدیہ بھینی متصل قادیان معرفت ماسٹر سکندر مدرسہ
جماعت احمدیہ سامانہ معرفت محمد اکرم صاحب مدرسہ

۲۱- اگست ۱۹۰۵ء

منشی محمد اسماعیل صاحب ٹیلر ماسٹر عدن مدرسہ عا
محمد رمضان صاحب عدن ؍؍ عا
بابو عبد الکریم صاحب سب پوسٹماسٹر راولپنڈی مدرسہ ۸ر
غلام حیدر صاحب کلرک ڈاکخانہ ؍؍ مدرسہ عہ
بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر لارنس پور مدرسہ عہ
مرزا عباس علی ملک گارڈ کوہاٹ یتامی عہ مدرسہ ۸ر

۲۴- اگست ۱۹۰۵ء

جماعت احمدیہ گولیکی یتامی عہ
جماعت جھیلیان والہ حافظ آباد مدرسہ عہ
منشی مولا بخش صاحب مدرس سنگہول مدرسہ عہ
شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور مدرسہ عہ
محمد علی وٹرنری اسسٹنٹ دفعدار انبالہ چھاؤنی مدرسہ عہ
شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی مدرسہ
متفرق معرفت غلام حسن صاحب سٹیشن ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگہ حال ساکن یتامی للعہ مدرسہ عہ
غلام طاہر ولد سید نجم الدین احمدی قصبہ کرل مدرسہ
رمضان خان ولد چاند خان احمدی ؍؍ مدرسہ ۱۲ر
نامعلوم الاسم از پٹیالہ یتامی ۴ر

۲۴- اگست

مولا بخش صاحب بکہلور- بہلور مدرسہ ۱۰ر
منشی اللہ رکھا ولد میان الہ دین سمبڑیال مدرسہ ۱۲ر
جماعت قتال پور معرفت سلطان احمد صاحب مدرسہ عہ

۲۵- اگست

غلام محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر نیروبی (افریقہ) مدرسہ عا
عظیم شاہ صاحب باورچی نیروبی ؍؍ مدرسہ عہ ۸ر
عمر الدین صاحب ؍؍ مدرسہ عا ۸ر

۲۶- اگست

محمد موسی کسکل میکل مارٹ لاہور مدرسہ عہ
جماعت کاٹھہ گڑھ معرفت محمد علی سکرٹری انجمن چکار حق مدرسہ عہ ۱۵
جماعت لاہور معرفت حکیم محمد حسین قریشی مساکین ۔۔ مدرسہ
مولوی اسماعیل صاحب ترگڑی- گوجرانوالہ مدرسہ عہ
جماعت جہلم معرفت سلطان محمد گھڑی ساز مساکین عہ ۱۲ ... مدرسہ عہ

۲۸- اگست

سید محمد شاہ لیس دفعدار نوشہرہ مدرسہ عہ
یعقوب خان وٹرنری اسسٹنٹ موزر یمونٹ ڈپو یتامی للعہ
بابو فیروز علی بکسوال متصل گوجرخان مساکین ۸ر

یکم ستمبر ۱۹۰۵ء

جماعت بستی وریام معرفت محمد علی صاحب وریام مساکین

۳- ستمبر

جماعت احمدیہ کریام معرفت سلطان خان مدرسہ
سلطان خان ڈاکخانہ ملوارہ ضلع لودہیانہ مدرسہ ۴ر
عبد الحی خان کلرک منٹگمری مدرسہ عہ

۴- ستمبر

مرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈیرہ اسماعیل خان مدرسہ عا
مولوی محمد احسن کنگام کشمیر حال مقیم دلیسہ یتامی ۱۴ر

۵- ستمبر

ولایت شاہ صاحب سکول ماسٹر بارکہان لورالائی مدرسہ عہ

۶- ستمبر

جماعت احمدیہ لودہیانہ معرفت ماسٹر عبد الحق صاحب یتامی و مساکین
قاضی عبد المجید صاحب سکنہ جہانگا مانگا مدرسہ عا
عبد العزیز صاحب اہلمد سہارنپور مدرسہ ۸ر
محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ مدرسہ ۱۲ر
محمد حسین صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ راولپنڈی ؍؍ ۸ر

۷- ستمبر

محمد حسین صاحب پنجابی اوڑکال بنگلہ مدراس مدرسہ عہ
مولوی سید محمد رضوی صاحب پلیڈر- حیدرآباد دکن ؍ ہے

۹- ستمبر

جماعت احمدیہ لودہیانہ معرفت قاضی خواجہ علی صاحب مدرسہ
سید لعل شاہ صاحب از نوشہرہ مساکین ۶ر مدرسہ عا
مرزا نیاز بیگ صاحب از کلانور مساکین ۴ر
منشی محمد علی صاحب محرر پھلورا مدرسہ عہ
میان الہی بخش صاحب ٹھنڈا مساکین عہ
ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور مدرسہ عا
بابو عبد الرحیم صاحب سارٹر ریلوی انبالہ مدرسہ ۸ر
محمد تقی صاحب مدرس سرہند ۴ر یتامی مدرسہ ۴ر
منشی مولا بخش صاحب مدرس سنگہول یتامی ۸ر مدرسہ ۱۰ر

۱۱- ستمبر

عطا محمد صاحب الیس-او-ڈنڈوت کولیری مدرسہ عا
حافظ احمد الدین صاحب چک اسکندر- برنالی مدرسہ ۲ر

۱۳- ستمبر

اسماعیل آدم بمبئی مدرسہ عہ
زین الدین محمد ابراہیم بمبئی مدرسہ للعہ
منشی وزیر خان صاحب احمدی اکجیر پیگو برہما مدرسہ ما
علی بخش صاحب تلونڈی کھوروالی مدرسہ عہ
منشی گلزار محمد صاحب پنڈی گھیب مدرسہ عہ

۱۴- ستمبر

چندہ جماعت احمدیہ لالہ موسی مدرسہ ۶

صاحب وسعت احباب توجہ کرین

میان احمد نور صاحب مہاجر کے مکان کیلئے کئی دفعہ پہلے بھی تحریک ہوچکی ہے کچھہ روپیہ جمع ہوا تھا وہ خرچ ہوچکا ہے چونکہ زمین جو مکان کے لئے تجویز ہوئی تھی وہ نشیب مین ہے قریبًا ایکسو روپیہ تو اس کے برابر کرنے مین خرچ ہوگیا اب مکان کی تعمیر شروع ہوگئی ہے مگر گذارہ کے موافق مکان تیار ہونیکے لئے دوسو روپیہ کی اور ضرورت ہے۔ اگرچہ مین جانتا ہون کہ قوم پر طرح طرح کے چندون کا بوجھہ پڑا ہوا ہے اور خصوصًا لنگر خانہ کیحالت ان دنون مین بہت ہی قابل توجہ ہے جسکے لئے حضرت اقدس نے پھر تحریک کا ارشاد فرمایا ہے مگر اس قوم کیلئے جو سوقت ہزارہا روپیہ مجموعی حیثیت سے نیکی کے کامون مین خرچ کررہی ہے دوسو روپیہ کی رقم کچھہ بھی چیز نہین۔ بلکہ یہ ایک ایسی خفیف رقم ہے کہ دو چار صاحب وسعت احباب ہی توجہ فرماکر اسے پورا کرسکتے ہین- زکوٰۃ کی مدین آخر سینکڑون نہین ہزارون روپیہ اس جماعت کے نکلتے ہین پس ہی این سے ادنی توجہ سے یہ رقم پوری ہوسکتی ہے کل قوم کے سامنے اسلئے تحریک کی گئی ہے کہ تھوڑی تھوڑی مدد سے ہی مدعا حاصل ہوجائے مگر یہ کام بہت جلد توجہ کو چاہتا ہے تا تعمیر کا کام درمیان مین نہ رک جائے- ماہ رمضان کا مہینہ بھی صدقات کا ہے۔ اللہ تعالے ہمارے احباب کو توفیق دے کہ اس کار خیر مین وہ حصہ لین۔
راقم محمد علی مینجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان

کیا آپ چاہتے ہین کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے

یقینًا کوئی شخص نہین ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہ ہو کہ اس کا مال و اسباب محفوظ رہے؟

حفاظت مال و اسباب کیلئے آپ میرے کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائین جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بھی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی مضبوطی اور خوبصورتی کیوجہ سے سرحد پر بھی جانتے ہین لکڑی کے صندوقون کے مقابلہ مین یہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پھلکے اور بہت زیادہ مضبوط اور پائیدار۔ نہ دیمک کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ سفر مین ہر طرح سے آسانی کے ساتھہ اسباب بند کرکے لیجا سکتے ہین چونکہ یہ احمدی بھائی کا خانہ ہے اسلئے آپ اس مین کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائینگے جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجھہ لیا گیا ہے جو لوگ ٹرنکونکی تجارت کرتے ہین وہ اکھٹے منگوائینگے تو انکے ساتھہ خاص رعایت بھی کیجائیگی۔ مفصل فہرست درخواست کرکے کارخانہ سے منگوالو- درخواست کرتے وقت قریب کے ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکھو- بلٹی بذریعہ قیمت طلب روانہ کیجائیگی تمام درخواستین بنام منشی محمد دین احمدی مالک کارخانہ لونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہئیے۔ فقط